ولا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين (القرآن الحكيم)

الهلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

Al-Hilal,

Proprietor & Chief Editor:

Abul Kalam Azad,

7-1, Macleod street.

CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 8.

Half-yearly „ „ 4-12.

مدیر مسئول و خصوصی

احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت

۷ - ۱، مکلاوڈ اسٹریٹ

کلکتہ

قیمت

سالانہ ۸ روپیہ

ششماہی ٤ روپیہ ۱۲

نمبر ۱٤ — کلکتہ : چہار شنبہ ۲۹ - شوال ۱۳۳۱ هجری — جلد ۳

Calcutta: Wednesday, October 1, 1913.

فہرست

شذرات

مسلم گزٹ لکھنؤ

(انکشاف حقیقت)

(۱)

" مسلم گزٹ " کے معاملات کي نسبت سب سے پہلے میں نے ۲۴ - ویں رمضان المبارک کي اشاعت میں ایک مختصر نوٹ لکھا تھا اور مالک مسلم گزٹ سے دریافت کیا تھا کہ مولوي سید وحید الدین صاحب سلیم کي علحدگي کے متعلق جو واقعہ سننے میں آیا ہے وہ صحیح ہے یا نہیں ؟

اسکے بعد مسلم گزٹ کا ایک پرچہ آیا جسکے پہلے صفحہ پر مولوي صاحب کی علحدگی کی خبر اور انکی پرجوش خدمات کا اعتراف تھا اور سب سے آخري صفحہ پر اشتہارات کے اندر چھپا ہوا اعتذار و عفو طلبی کے متعلق بھي ایک نوٹ تھا ' جس میں لکھا تھا کہ مسلم گزٹ میں بعض مضامین قابل اعتراض نکل گئے ' انکے متعلق افسوس اور آیندہ کیلیے احتیاط -

میں منتظر رہا کہ میرجان صاحب یا تو خود مسلم گزٹ میں میرے سوال کا جواب دیں گے ' یا پھر کسی خاص خط کے ذریعہ حالات سے مطلع کرینگے ' لیکن اس وقت تک کہ درمیان میں چار نمبر الہلال کے نکل چکے ہیں ' انہوں نے نہ تو اخبار میں کچھہ لکھا اور نہ بذریعہ خط کے جواب دیا -

تاہم اب اسکي ضرورت بھي نہ رہي - صوبجات متحدہ کي کونسل کے گذشتہ اجلاس میں انریبل سید رضا علي نے جو سوالات کیے تھے ' انمیں ایک سوال مسلم گزٹ کے متعلق بھي تھا - سرکاري جواب نے میرجان صاحب کو جواب کي زحمت سے بچا لیا ہے

اور هر شخص کا جو اصول اور صداقت کو انسانوں سے زیاده دوست رکھتا هو' فرض هے که اسکي حقیقت کے انکشاف سے اعراض نه کرے -

یه سوال کسي شخص کو ایڈیٹري سے برطرف کردینے کا نہیں هے - هر شخص جو کسي شخص کو اپني اعانت کیلیے رکھتا هے' حق رکھتا هے که جب چاهے علحده بھي کردے - یه سوال مولوي سید وحید الدین صاحب کي ذات خاص کا بھي نہیں هے - اگر کسي وجه سے وه علحده کردیے گئے یا هوگئے' تو اسکا اثر مسلم گزٹ پر کیا پڑسکتا هے ؟ یا اُن باتوں پر کیا پڑسکتا هے جنکي وجه سے لوگ مسلم گزٹ کو پسند کرتے یا برا سمجھتے تھے ؟ اس طرح کے تغیرات همیشه کاموں میں هوا کرتے هیں' اور اگر کوئي کام نیک اور اچھا هے' تو اسکي زندگي کسي شخص کي موجودگي یا عدم موجودگي پر موقوف نہیں - مولوي صاحب جب مسلم گزٹ کے دفتر میں آئے هیں تو اُن خیالات کو لیکر نہیں آے تھے جنکي وجه سے مسلم گزٹ کو شهرت هوگئي - انکو مسلم لیگ کي مخالفت کا بالکل خیال نه تھا - نه تو وه سیاسي مباحث سے دلچسپي رکھتے تھے اور نه مسلمانوں کي پولیٹکل روش کے متعلق کوي انقلابي خیال انکے پیش نظر تھا -

تاهم مسلم گزٹ نکلا تو حالات جمع هوے اور اس کے صفحات پر سے اصلاح و تغیر کي صدا بلند هوئي - مسلم لیگ' علي گڈه پارٹي' اور هز هائنس سر آغا خاں کے متعلق اس نے مخالفت و نکته چیني شروع کردي' اور مسلم لیگ کے اس تغیر میں پورا حصه لیا' جسکي وجه سے اسکو اپنا نظام بدلنا پڑا -

پس اسي طرح اب اگر وه مسلم گزٹ سے علحده کردیے گئے تو اور لوگ مسلم گزٹ کے کام کو قائم رکھه سکتے هیں اور آزادي کي تحریک میں زندگي هے تو وه خود اپنا سامان کرلے گي - کوئي اهل قلم یا کوئي ایڈیٹر کب تک اسکے جسم کے ڈھانچے کو تھامے رهیگا ؟

یه سب سچ هے اور ایک ایسي کھلي هوئي بات هے جس کو هر شخص تسلیم کرلے گا' مگر اصلي سوالات یه نہیں هیں - یه تغیر اگر اُن اسباب و مصالح کے ماتحت هوا هوتا جو همیشه کاروباري دفاتر میں هوا کرتے هیں' تو گو ناواقفیت سے بعض نادان خریداران مسلم گزٹ اسپر معترض هوتے' مگر عقل و فهم رکھنے والے لوگوں کو کوئي وجه اعتراض کي نه تھي - مگر مشکل یه هے که :

دوست نے خاطر دشمن سے کیا مجھکو هلاک
زخم یه هے که وه کم حوصله نازاں هوگا

یه واقعه کچھه ایسے حالات کے ساتھه وقوع میں آیا هے جس نے مسلمانوں کے موجوده ادعاء اصول پرستي و حریت پسندي کے عین دور عروج میں " اصول " کي سب سے بڑي توهین کي هے' اور اینده کیلیے استبداد حکام' ضعف راے' و تزلزل اقدام' و عدم ثبات کار و اصول و فکر کي ایک ایسي مثال مشئوم و نظیر منحوس قائم کردي هے' جس نے همیشه کیلیے پریس کي اندروني آزادي عمل کو خاک میں ملادیا' اور اُن مہلک نقصانات سے کہیں زیاده نقصان هندوستاني پریس کو پہنچایا' جو پریس ایکٹ کا حربۂ بے امان پہنچا رها هے -

پریس ایکٹ کے بموجب پریس سے ضمانت لي جا سکتي هے' پچھلي ضمانت ضبط کي جا سکتي هے - پرچے ضبط کرلیے جاسکتے هیں' انتہائي صورت هو تو پریس کا تمام سامان بھي ضبط هوجا سکتا هے - تاهم یه تمام زنجیریں همارے خارجي اعمال و قوی کے گرد لپٹتي هیں اور خواه انکي آهني بندش هم کو گھر سے باهر کتنا هي مقید کردے' لیکن اپنے گھر کے اندر' اپنے دفتر کي میز کے سامنے' اپنے قلمدان سے کام لیتے هوے' هم بالکل آزاد هیں - لیکن مسلم گزٹ کا ضعیف القلب مالک اسپر قانع نہیں - وه چاهتا هے که همارے اندروني نظم و نسق کي آزادي بھي هم سے چھین لي جاے' اور جبکه همارے دفاتر کے دروازے سي - آئي - ڈي کے غیر موثر احتساب کا جولا نگاه بنے هوے هیں' تو همارے کارو بار کي میز کے سامنے بھي ایک سخت موثر مداخلت کا پهره بٹھا دے !!

اُس نے حکام کي اندروني اور غیر باقاعده مداخلت کي سعي کو اپنے ضعف قلبي کے هاتھوں کامیاب کردیا اور اسطرح همیشه کیلیے ایک نیا حربه خود ڈھالکر پریس کے حریفوں کو دیدیا - یه حربه سب سے زیاده مہلک هے - یه مسلم گزٹ کي اُسي فیکٹري میں ڈھالا گیا هے' جہاں کبھي آزادي راے اور حریت فکر کي خون آشام تلواریں ڈھالي جاتي تھیں - ایک عجیب تمسخر انگیز ادعا کے ساتھه اب تک مسلم گزٹ کي دیوار پر اس " تیغ حریت " کا اشتہار بدستور رهنے دیا گیا هے اور اس طرح همیں یقین دلانے کي کوشش کي جاتي هے که ایک هي سانچے میں سے غلامي و تعبد اور حریت و صداقت' دونوں کیلیے آلات ڈھل کر نکل سکتے هیں ! اولئک الذین اشتروا الضلالة بالهدی ' فما ربحت تجارتهم و ماکانوا مهتدین !

اصل واقعه کے انکشاف سے یه تمام امور پوري طرح واضح هو گئے هیں -

مجھے جس واقعه کي اطلاع ملي تھي' پہلے اُسے دهرا لیجیے :

" ڈپٹي کمشنر صاحب نے مالک مسلم گزٹ کو بلا کر کہا که وه مولوي سید سلیم صاحب کو ایڈیٹري سے علحده کردیں' نیز وه لکھنو سے چلے جائیں' ورنه وه مجبور هونگے که مسلم گزٹ پر مقدمه دائر کریں اور اس طرح مالک مسلم گزٹ بھي مصیبت میں مبتلا هو -

اسي وقت میرجان صاحب مولوي صاحب کے پاس آے اور انسے کہا که آپ فوراً لکھنو سے چلے جائیں - مولوي صاحب اُسي وقت پہلي گاڑي میں لکھنو سے روانه هوگئے - اس صحبت میں ایک اور صاحب بھي موجود تھے - اس واقعه کے وهي راوي هیں "

یه کہنے کي ضرورت نہیں که مسلم گزٹ کے متعلق ابتداء اشاعت سے حکام شهر کن خیالات میں سرگرم رهے تھے ؟ پچھلي دفعه جب میں لکھنو میں تھا تو میرجان صاحب اکثر ڈپٹي کمشنر صاحب کے پاس آتے جاتے تھے کیونکه جس پریس میں مسلم گزٹ چھپتا تھا' اس نے آینده چھاپنے سے انکار کردیا تھا اور قاري عبد الولي مالک اُسي پریس سے نیا ڈکلیریشن دلادیا گیا تھا -

میرجان صاحب نے مجھه سے بارها کہا که مسٹر فورڈ نہایت برهم هیں اور مسلم گزٹ میں جو کچھه حادثۂ کانپور کے متعلق لکھا جا رها هے' اس سے انکي آشفته مزاجي انتہائي درجه تک پہنچ گئي هے -

میں پسند نہیں کرتا که پرائیوٹ ملاقاتوں کي گفتگو سے اخبار کي کسي بحث میں کام لوں' اسلیے اس حصے کو زیاده تفصیل سے نہیں لکھونگا -

بهر حال اسکے بعد میں مسوري چلا گیا اور واپس هوتے هوے راه هي میں یه واقعه معلوم هوا که مولوي سلیم صاحب الگ کردیے گئے هیں -

مالک مسلم گزٹ نے تو خاموشي اختیار کرلي لیکن پچھلي کونسل میں جب سوال کیا گیا که " کیا یه سچ هے که ایڈیٹر مسلم گزٹ کے علحده کردینے کیلیے مالک پر زور ڈالا گیا اور کہا گیا که بصورت عدم تعمیل مقدمه چلایا جائیگا " ؟

یہ اُن گیارہ لڑکوں کي تصویریں ہیں ' جو ۱۳ - ستمبر کو کانپور میں رہا کیے گئے - یہ معصوم بچے ہیں جنکو مسٹر ٹائلر مجسٹریٹ کانپور کے دربار نے بجرم بغاوت گرفتار کیا تھا ! !

آخري دن جو چار لڑکے رہا کیے گئے -
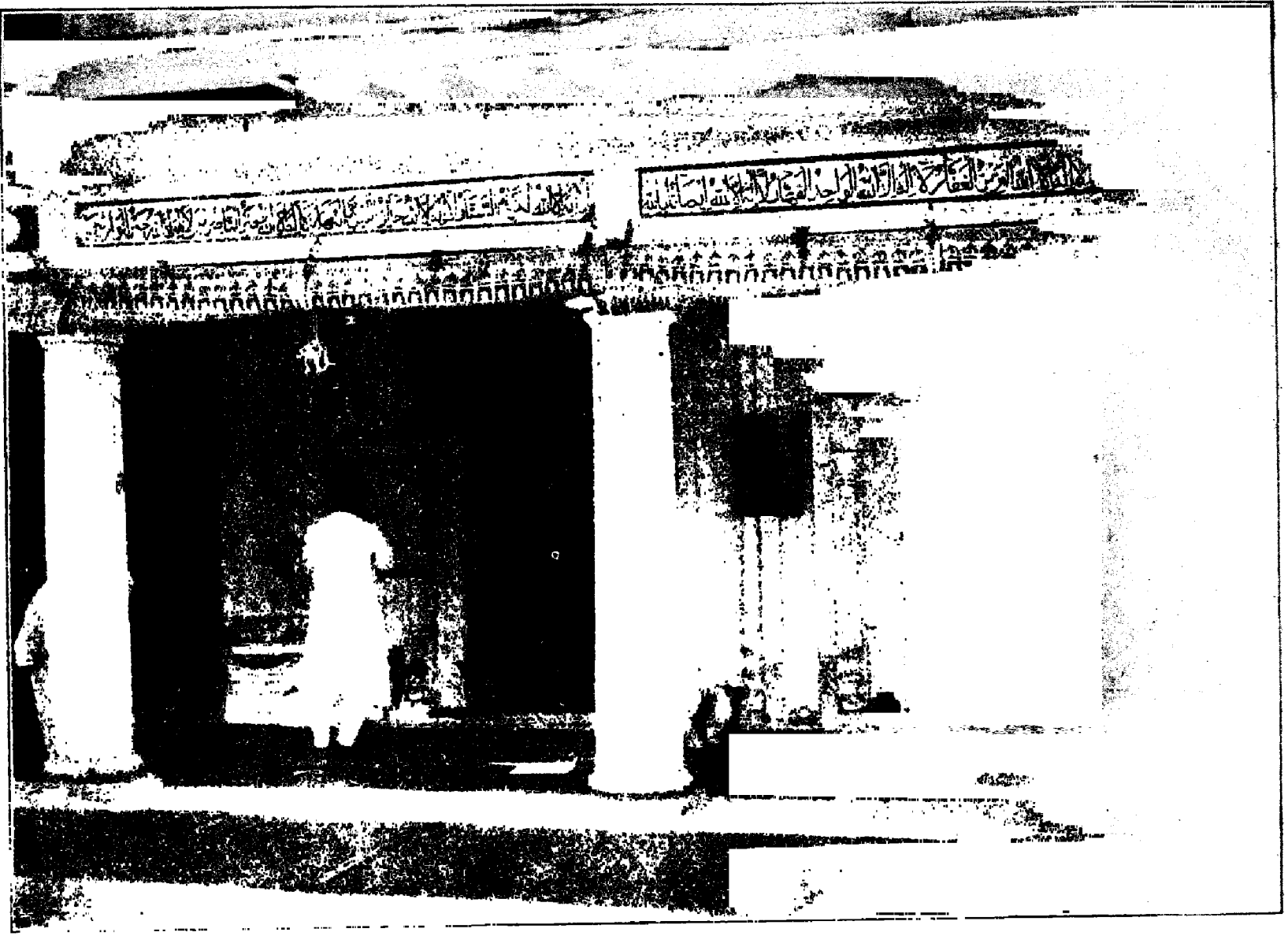
مسجد کانپور کا اندرونی منظر

مسجد کانپور کا صحن اور نقوش خونیں !

سامنے صحن کی دیوار ہے - اسپر جو دھبے نظر آ رہے ہیں وہ اُن شہدا کے خون کی یادگار ہے ،
جنکے خوں چکاں اجساد صحن مسجد میں تڑپے - خون کے فوارے نے دور تک
اپنی چھینٹوں کے نشان قائم کردیے ہیں !

تو جواب ملا :

" سوال میں اصلي واقعات نهیں بیان کیے گئے - مسلم گزٹ کے مالک و پبلیشر نے جس تحریري بیان کے ذریعه ڈسترکت مجستریت کو یه بتایا که هے کن وجوه کي بنا پر ایڈیٹر علحده کیا گیا ؟ اسکے انگریزي ترجمه کي ایک نقل میز پر موجود هے "

(مالک مسلم گزٹ کا تحریري بیان)

بوجه وفات اپنے خسر کے میں گذشته دو ماه یعني جون و جولائي میں فرخ آباد میں تھا - ان دو ماه کي اندر عموماً اور خصوصاً ۱۶ - جولائي کے مسلم گزٹ کي اشاعت کا لہجه معاملات مسجد کانپور کے متعلق بوجه مولوي وحید الدین سلیم اڈیٹر مسلم گزٹ کي خود رائي اور ضد کے قابل اعتراض تھا - اسکے لیے مجھے انتہا درجه کا افسوس هے - بوجه اڈیٹر کے اپني خود رائي پر قایم رهنے کے مجھے اندیشه هے که با وجود میري موجودگي اور میرے سخت اقتدار کے ' انکو خود رائي سے روک نهیں سکونگا ' اور ایسي حالت میں انکے تمام غیر معتدل رجحان کي ذمه داري میرے سر عاید هو جائیگي - اس وجه سے ' اور نیز انھوں نے جو قابل اعتراض رویه اختیار کیا هے بطور اسکي سزا کے ' آپکي تجویز کے مطابق مولوي وحید الدین سلیم کو اڈیٹري سے برخاست کرتا هوں - میں مسلم گزٹ کي آینده اشاعت میں ان قابل اعتراض مضامین کي اشاعت پر افسوس ظاهر کرونگا -

دستخط : میر جان مالک و پبلیشر مسلم گزٹ

حادثۂ کانپور

تصحیح و تصدیق

حادثۂ کانپور میں شہدا کي تعداد کے متعلق ابتداء واقعه هي سے پبلک میں تشویش و اضطراب پیدا هوا اور وه بدستور قائم هے - لوگ عقلاً بھي اس امر کے سمجھنے سے اپنے دماغ کو عاجز پاتے هیں که پانچ سو سے زاید کارتوسوں کا جنگي اسراف صرف تیره چوده انسانوں کي لاشوں هي کو تڑپا سکا ؟

اسي سلسلے میں ایک مراسلۂ روزانه معاصر زمیندار لاهور میں شائع هوئي تھي جس کے نیچے ایک هندو زمیندار (رام ناتھ رستھي) کے دستخط تھے - یه مراسلۂ الهلال نمبر (۱۲) میں بھي نقل کي گئي هے -

اس چھٹي میں نامه نگارنے دو واقعه بیان کیے هیں :

(۱) " هم نے اپني آنکھوں سے دیکھا که جاے وقوعه کے علاوه شهر میں جهاں کهیں مسلمان نظر پڑے ' بندوقوں کے فیر سے هلاک کردیے گئے "

(۲) " کوئي ڈیڑھ سو لاشیں بوروں میں بند کرکے دریا میں ڈالدي گئیں "

هم ان دونوں حصوں کي مزید تحقیق میں برابر مصروف رهے اور اب اپني راے اس چٹھي کي نسبت شائع کرتے هیں -

پهلا واقعه جن لفظوں میں بیان کیا گیا هے ' ضرور هے که انکي تصحیح کردي جاے - جن معاصرین نے اس چٹھي کو شائع کیا هے انکا بھي فرض هے که اسکي طرف متوجه هوں - بظاهر الفاظ مندرجه صدر سے یه مطلب نکلتا هے که ۳ - اگست کو مچھلي بازار کے علاوه تمام شهر کانپور میں بھي جهاں جهاں مسلمان پائے گئے ' پولیس نے انهیں قتل کر ڈالا ' حالانکه یه امر عقلاً بعید اور خلاف واقعه هے - اگر ایسا هوا هوتا تو آج کانپور میں سیکڑوں گھروں سے اپنے اعزا و اقارب کي مفقود الخبري کي صدائیں بلند هوتیں اور اس حادثے کے بعد بکایک کانپور کي آبادي گھٹ جاتي - حالانکه اسکے بعد هزاروں مسلمان بدستور کانپور میں نظر آئے اور بهت سے محلے هونگے جهاں سرے سے کوئي حادثه هوا هي نه هوگا -

پس اصل یه هے که صاحب مراسله نے اپنے مطلب کیلیے صحیح الفاظ نهیں پاے - " جهاں کهیں " سے اسکا مقصود یه نهوگا که تمام شهر میں " جهاں کهیں " پاے گئے هلاک کردیے گئے ' بلکه مطلب صرف یه هے که حادثه ' مچھلي بازار کي مسجد هي تک محدود نه رها ' اسکے علاوه بھي دیگر مقامات میں مسلمانوں پر حمله کیا گیا - چنانچه اسکي تصدیق دیگر وقائع نگاروں کے بیانات اور اطراف مچھلي بازار کے آثار و علائم سے بخوبي هوچکي هے ' اور هم نے ذاتي طور پر بھي جس قدر تحقیق کیا ' اس خیال کیلیے قوي وسائل و ذرائع موجود پاے -

دوسرے واقعه میں ڈیڑھ سو لاشوں کا دریا میں پھینکا جانا بیان کیا گیا هے - اس بیان میں مراسله نگار منفرد نهیں بلکه شهر کي عام افواه بھي ابتداء حادثه سے یهي هے ' اور هر شخص جو اس واقعه میں مدعا علیه کي حیثیت نه رکھتا هو ' اس امر کے ماننے پر مجبور هوگا که جو تعداد شهداء حادثه کي بیان کي گئي هے ' وه اپنے دیگر متعلقه واقعات کے ساتھ کسي طرح بھي سمجھ میں نهیں آتي -

اب رها بوریوں میں بند کرکے دریا میں ڈالا جانا ' تو قطع نظر اسکے دیگر وسائل علم کے ' یه فرض در اصل پولیس کا هے که وه بتلاے که اگر بوریوں میں بند کرکے دریا میں نهیں ڈالا گیا هے ' تو پھر پانچ سو سے زائد کارتوسوں کے نشانے کهاں غائب هوگئے ؟

چٹھي کے اس حصے کي نسبت بھي هم نے تحقیق کیا اور نهایت قابل غور مواد اسکے متعلق همارے سامنے موجود هے - لیکن چونکه اب حادثۂ کانپور کے متعلق هر بات مقدمۂ زیر عدالت کا راز بنگئي هے ' اسلیے هم اس وقت انهیں ظاهر نهیں کرینگے - ممکن هے که اس سے همارے مقدمات کو نقصان پهنچے -

تاریخ رفاسیا

دولۃ علیہ و بلغاریا

حوادث و انقلابات کي نسبت پیشینگوئي کرنا حقیقت یه هے که سطح ادراک بشري سے مافوق امر هے : لا تدري نفس ما ذا تکسب غدا (۳۱ : ۳۷) کل تک بلگیریا جو سر خیل فتنه گران بلقان اور اشد اعداے اسلام تھا ' کون کهه سکتا تھا که اس درجه مجبور هو جاے گا که استانۂ باب عالي پر عاجزانه سر جھکا دیگا ' جسپر وه کئي بار جھک چکا تھا مگر اب اُسے عار تھا ؟

۲۳ - ستمبر تک ریوٹر کا بیان تھا که امور ثانیه پر ترکي اور بلگیریا میں اختلاف باقي هے اور دستخط نهیں هو سکے ' بلکه ۲۶ - کا تار تھا که بیقاعده ترکي فوج تهریس میں دیہاتوں کو جلا رهي هے ' اور دو هزار پناه گیر دیدي غاچ آچکے هیں - آخر کامل ایک هفته کي خاموشي کے بعد ۲۹ - ستمبر کو اوسنے سنایا که صلح نامے پر فریقین کے دستخط هوگئے ' اور پھر ۳۰ - کو اوسنے وه خبر سنائي جو یقیناً اوسکو سنائي پسند نه تھي ' یعني " بلگیریا نے ترکوں کے اکثر مطالبات قبول کرلیے ' تمام قدیم و جدید مقبوضات بلگیریا میں مسلمانوں کے وهي حقوق تسلیم کیے گئے جو طوائف نصرانیه کو ترکوں نے اپني بے تعصبي سے اپني حکومت میں دے رکھے هیں " اس خبر کے جزء ثاني متعلق حقوق اسلامیه کو ریوٹر نے ایک

۲۹ شوال ۱۳۳۱ هجری

الهـــلال پـــریس کی ضـــمانت

ایک نہایت اهم خزینۂ مدافعت کي تاسیس

مجلـــس دفاع مطابع و جـــرائد هند

یعني

انـــڈین پـــریس ایســو سی ایشـــن

INDIAN PRESS ASSOCIATION.

ذوق عصیـــان کی افـــزائـــش تعزیـــر کے بعد

و اعدو لهم ما استطعتم من قـوة و من رباط الخیل، ترهبون بـه عدوالله و عدوکم، و اخرین من دو نهم لا تعلمونهم، الله یعلمهم -

(۸ : ۶۲)

(الهـــلال اور پریس ایکٹ)

الہلال پریس کي ضمانت کے واقعه کو میں بوجوہ زیادہ اهمیت دینا نہیں چاهتا تها - اور نه کوئي ایسي غیر معمولي بات سمجهتا تها جس کو بار بار لکها جاے - میں نے همیشه اپنے اُن معاصرین کو نہایت سخت ملامت کي نظروں سے دیکها هے ' جو ایسے موقعه پر شکوۂ و شکایت کا دفتر کهول دیتے هیں ' اپني خدمات اور حسن نیت کا یقین دلاتے هیں ' اور باور کرانا چاهتے هیں که با ایں همه هم وفا دار هیں !

لیکن مجهے انکي سعي لا حاصل پر همیشه افسوس هوتا هے - شکایت وهاں هوني چاهیے جهاں توقع هو - لیکن جبکه اصلیت معلوم اور مشکل لاعلاج ' تو پهر کم ازکم اپني استقامت کا وقار تو نه کهوییے !

وہ اپني خو نه بدلیں گے ' هم اپني وضع کیوں چهوڑیں ؟
سبک سر هوکے کیا پوچهیں که هم سے سرگراں کیوں هو ؟

بریت کي سعي عدالت کے اندر کي جاتي هے اور اپني وفاداري کا یقین وهاں دلائیے جهاں صرف غیر وفاداري هي جرم هو - لیکن پریس ایکٹ کا دیوتا صرف غذا چاهتا هے - اسکو غذا کی قسم سے بحث نہیں - پهر اختیار غیر محدود ' مرافعه کا دروازہ مقفل ' اور وفاداري و بے وفائي ' امن پسندي و بغاوت ' خیرخواهي و بد خواهي ' حق گوئي و کذب پسندي ' کوئي حالت هو ' اسکے بڑهے هوے هاتهه کو روکنے کیلیے کوئي پناہ نہیں : مثله کمثل الکلب ' ان تحمل علیه یلهث ' او تترکه ' یلهث - (۷ : ۱۷۵)

(الهـــلال اور دعوة احیاء اسلامي)

البته یه ضرور تها که الهلال کي حالت عام حالت سے مختلف هے - وہ کوئي سیاسي اخبار نہیں هے بلکه ایک دیني دعوة اصلاح کي تحریک هے ' جو مسلمانوں کے اعمال میں مذهبي تبدیلي پیدا کرنا چاهتي هے - اسکا ایڈیٹر بهي صرف یهي ایک دیني حیثیت رکهتا هے ' اور مقامي گورنمنٹ اسکي اس حیثیت سے بے خبر نہیں - بلا شبه ملک کے بعض واقعات و حوادث کے متعلق اسمیں اظہار راے کیا جاتا هے ' لیکن وہ بهي محض دیني اور اسلامي نظر سے ' اور انهي اصولوں کے ماتحت ' جو ایک متبع قران کیلیے اسکے فرائض دینیه میں داخل هیں -

پس الهلال اور پریس ایکٹ کا سوال بالکل اسلام اور پریس ایکٹ کا سوال هے ' اور اگر گورنمنٹ الهلال کے کاموں پر مطمئن نہیں ' تو اسکے صاف معني یه هیں که وہ اُس دنیا کے عظیم الشان مذهب کي تعلیمات کي طرف سے غیر مطمئن اور مشتبه هے ' جسکے چالیس کروڑ پیرو اکناف عالم میں موجود هیں ' اور ۸۰ - ملین خود برٹش گورنمنٹ کے ماتحت هندوستان کے اندر پهیلے هوے هیں -

الهلال اپنے هر خیال کو خواہ وہ کسي موضوع سے تعلق رکهتا هو ' محض اسلامي اصولوں کے ماتحت ظاهر کرتا هے ' اور کوئي اواز ایسي بلند نہیں کرتا ' جو اسلام کے قانون و دستور العمل ' یعني قران کریم سے ماخوذ نہو - اسکے عقیدے میں هر وہ پالیٹکس جو اسلامي تعلیم سے ماخوذ نہیں کفر هے ' اور اس نے اپني وفاداري و بغاوت کا سررشته بهي مثل اپنے تمام سررشته هاے عمل کے ' اسلام کے مقدس اور الهي احکام کے سپرد کردیا هے - پس اگر وہ وفادار اور امن پسند هے ' تو وہ نہیں هے بلکه اسلام هے ' اور اگر وہ جادۂ وفاداري سے منحرف هے ' تو اسکے صاف معني یه هیں که خود مذهب اسلام سرچشمۂ بغاوت و بد امني هے - پهر اگر الهلال پریس ایکٹ کي دفعات کے تحت میں آسکتا هے ' تو هم کو اُس دن کا منتظر رهنا چاهیے جب پریس ایکٹ کي دفعه ۱۲ - کے بموجب " قران کریم " نامي ایک کتاب کا بهي سوال پیدا هوجائیگا ' اور برطاني قوانین کا یه عجیب الخلقت فرزند اپنے سامنے صرف الهلال کے دار الاشاعت هي کو نہیں ' بلکه چالیس کروڑ پیروان قران کو پائیگا جو اسکي هر دفعه کے بموجب مجرم هونگے ' اور هر شخص کے هاتهه میں ایک حکم نامه هوگا ' جسمیں لکها هوگا که " سات دن کے اندر دو هزار روپیه عدالت میں داخل کردو " -

(فتح و شکست)

الهلال پریس کي مقامي گورنمنٹ اس مسئله سے نا واقف نه تهي - یه ایک نیا مسئله تها ' جو صرف الهـــلال هي سے تعلق رکهتا تها - اسلیے پریس ایکٹ کي مطلق العنانیوں سے تو نہیں ' لیکن الهلال کي اس حیثیت خاص کي بنا پر اسکا سوال عام حالات سے بالکل مختلف تها اور اسي لیے قابل غور هوگیا تها - اسکا مسئله کسي پریس کا مسئله نه تها جهاں اخبار چهپتا هو ' بلکه اسلامي تعلیم کي ایک تحریک دعوت کا سوال تها ' اور پبلک دیکهنا چاهتي تهي که گورنمنٹ هندوستان کے موجودہ عهد کے ایک هي مذهبي اور اسلامي رسالے کي نسبت کیا کرنا چاهتي هے ؟

عجیب متحسرانہ اور قابل رحم لہجہ میں ادا کیا ھے' یعنی افسوس کہ "صلح نامہ نے قدیم و جدید صوبہاے بلگیریا میں مسلمانوں کو نہایت آزادانہ اور وسیع مراعات عطا کیے' ان مراعات و استحقاقات کا جو مسلمانوں کو ملے ھیں' مقابلۃ وھي درجہ ھوگا جو فرق نصرانیہ کو ترکي میں حاصل ھیں"

اختتام صلح پر فریقین کے طرفسے صدر اعظم اور جنرل ساؤف Savoff نے نہایت دوستانہ اور واثقانہ تقریریں کیں' باب عالي کا بیان ھے کہ شرائط صلح یونان کیلیے' شرائط صلح بلگیریا' بعینہ اساس و بنیاد ھونگے -

ان تمام مناظر صلح میں کوئي منظر ایسا نہیں ھے جس سے یہ ظاھر ھو کہ ترکي کي روش یونان کے ساتھہ کیا ھوگي ؟ لیکن ریوٹر کا بیان ھے کہ ترکي و بلگیریا کا یہ مصالحانہ اتحاد بلقان کے دور جدید کي تمہید ھے' جس میں یونان کیلیے سخت خطرات درپیش ھیں -

دولـــۃ علیہ و یـونان

ان خطرات کي حقیقت چند ترکي جرائـد کے بیانات ھیں جنکو ریوٹر اپنے قیاس کي تائید میں پیش کرتا ھے - چنانچہ ایک ترکي اخبار یونان کو دھمکي دیتا ھے کہ :

" وہ فوراً متنبہ ھو کہ " سالونیکا " اور " اپیروس " سے اوسکو بالاخر نـکلنا پڑیگا "

ایک دوسرا ترکي اخبار کہتا ھے :

" یونان اور سرویا ' ترکي بلگیریا کي متحدہ قوت حربیہ کے سامنے بالکل بے حقیقت ھیں ' ترکي اور بلـگیریا کا اتحاد یقیناً اوسکے اعمال مستقبل کیلیے ضامن ھے "

ان خیالات کي في الحقیقت کوئي حقیقت ھو یا نہو' لیکن جیسا کہ باب عالي کے طرز بیان سے ظاھر ھے ' کم و بیش انھیں شـروط مناسـبہ پروہ یونان سے بھي صلح کریگا جن پر بلغاریا سے کرچکا ھے ' اور یہ بھي ایک واقعہ ھے (جیسا کہ ریوٹر کا بیان ھے) کہ ایشیاء کوچک کي ترکي فوج میں نقل و حرکت پیدا ھو رھي ھے -

یونان خود ان واقعات و حوادث سے مضطرب ھے - شاہ یونان جو ابھي ابھي جرمني و فرانس سے اپنے اعمال نصرانیہ کے صلہ میں تمغۂ تحسین و امتیاز مانـگ رھا تھا ' مضطربانـہ مراجعت کررھا ھے ۲۶ - کا پیام ھے کہ یونان ترکي سے انعـقاد مجلس صـلح کي تحدیدي تاریخ پوچھہ رھا ھے - ۲۷ - کا تار ھے کہ ایشیاء کوچک میں ترکي فوج بڑے پیمانـہ پر طیاري کررھي ھے ' یونان کا شاھي جہاز شـاہ کي سواري کیلیے روانـہ ھوگیا ھے' یوناني افسر اپني اپني رخصتوں پر سے طلب ھو رھے ھیں ' اور پھر اس سے بھي تسلي نہیں ھوتي تو اسي تاریخ کو دول کے نام مرافعـہ (اپیل) کرتا ھے کہ " للہ دیدیي غاج کے مسئلہ میں توقف نہ کیجیے کہ ترکي کی بے قاعدہ فوج کے وجود سے مشکلات و خطرات میں افـزائش ھو رھي ھے " لیکن اب تـک دول کی طرف سے کوئي جواب شائع نہیں ھوا - ۲۷ - کو خود شاہ یونان لندن پھونچ گیا اور یوناني وزیر نے سراڈ ورڈ گرے سے وزارت خارجیہ میں مـلاقات کي -

ترکون نے تاریخ صلح کے متعلق ۲۸ - کو جواب دیا کہ بلـگیریا کےبعد ھي یونان سے معاملہ صلح شروع ھوجاے گا - لیکن بلگیریا و ترکي کے اتحاد نے مشکلات کو خطرناک حد تـک پھونچا دیا ھے اور ترکي اخبارات بالاعلان دیدیي غاج ھی کا نہیں بلکہ سالونیکا اور اپیرس کا بھی مطالبہ کر رھے ھیں - ۲۸ - کا بیان ھے کہ مغربي تھریس میں دو سو یوناني قتل کر دیے گیے' لیکن عجیب تر یہ کہ قاتلین کا نام مذکور نہیں - ۲۹ - کو شاہ یونان لندن سے یونان جانے کیلیے روانہ ھوگیا -

البانیوں کے مظالم کا بیان حسب معمول مبالغہ آمیز ھے -

ادھر ۲۴ - کا پیغام ھے کہ مانٹي نگرو کے ساتھہ ساتھہ سرویا کي حالت بھي قابل اطمینان نہیں -

خود بلگیریا کا سرکاري اعتراف ھے کہ ۲۲ - ستمبر کو ۲ - ھـزار مسلح البانیوں اور سرویا کے دو سوار دستوں کے مابین دو گھنٹے تـک جنـگ جاري رھي' بالاخر سرویا کي فوج شکست کھا کر رتچاو Ritchevs کي طرف ھٹ گئي -

پھر ۲ - ستمبر کا تلغراف جو بلگریڈ سے بھیجا گیا ھے ظاھر کرتا ھے کہ ۵۰ ھزار البانی جدید طرز کی بندوقوں اور میکسم توپوں سے آراستہ نہایت کامیابی کے ساتھہ پریزرنڈ Prezrend کی طرف کوچ کر رھے ھیں' جو سرویا کی نئی سرحد ھے - سرویا نئی کمک سرحد کی طرف بھیج رھا ھے' لیکن خیال کیا جاتا ھے کہ سرویا کی فوج کو انقطاعي حملہ کے لیے طیار ھونے میں ابھي کئی دن درکار ھونگے -

معاملات یہانتک پھونچ چکے ھیں ' لیکن کیا البانیاں اس آساني سے سرویا کو مٹا دیگا ؟ نہیں بلکہ ایک ھاتھہ فوراً غیب سے ظاھر ھوگا اور حسب دستور واقعات کے صفحہ کو الٹ دیگا - چنانچہ وہ ھاتھہ بلند ھوتا ھوا نظر آرھا ھے جو ھمیشہ مسیحي عدل و انصاف کي اعانت کیلیے بلند ھوتا رھا ھے ' یعني برطانیہ کا دست مشورہ و تحریک !

لندن سے ۲۷ - کا تار پھونچـا ھے کہ برطـانیہ ایک مـدت سے تحریک کر رھي ھے کہ ایک بین الملي کمیشن تحـدید حدود البانیا کیلیے متعین کیا جاے - اسٹریا کے سوا اور حکومتوں نے اسکو منظور کرلیا ھے اور اپنے اپنے طـرف سے کمیشن کے ارکان بھي مقرر کر دیے - آسٹـریا کو عـذر تھـا کہ اسکـو اپني طرف سے بھیجنے کے لیے کوئي لائق شخص نہیں مـلا ' اب اوسکا بیان ھے کہ ایک افسر سے پوچھا گیا ھے - اگر اوسنے منظور کر لیا تو امید ھے کہ وہ شریک ھوسکے گي -

غـــزوۂ طـــرا بـلس

عربي اخبارات تو غزوات و فتوحات طرابلس سے ھمیشہ لبریز رھتے ھیں لیکن دشمنون کو یقین نہیں آتا - بھر حال انـگریزي اخبارات میں طرابلس کا نام ھي آجانا اس بات کي دلیل ھے کہ ابھي تـک بہادر و غیور عرب سرفروش راہ اسلام' اور مصروف دفاع وطن مقدس ھیں -

گذشـتہ ھفتہ میں اطالي جنـرل کے قتل کي خبر آئي تھي ' اس ھفتہ رومہ سے ۳۰ - ستمبر کي اطلاع ھے کہ :

" اطالي فوج کے ڈویزن نمبر ۴ - نے باغیون (؟) کي ایک بہت بڑي جماعت کو جو " تل الکازا " Telcaza اور سیدي رافہ Sidirafa میں خیمہ زن تھي' ۲۶ - اور ۲۷ - ستمبر کو دو دن کي سخت لڑائي کے بعد سارا نیکا سے نـکال دیا ' اطالي فوجون کا کمانڈر جنرل ویناي Vinai تھا - روئیں تن اطالیون کے ۴ - سپاھي مقتول اور ۲۴ - مجروح ھوئے - عربون نے " حسب دستور " ھزیمت اُٹھائي اور چار سو مقتول اپنے پیچھے چھوڑ گئے "

لیکن کیا عجیب امر ھے کہ عرب ھر ھفـتہ شکست کھا کھا کے پیچھے ھٹتے جاتے ھیں مگر اطالیا کے سلسلۂ فتوحات میں کبھي کسي جدید زمین کا اضافـہ نہیں ھوتا ؟

مغـــرب اقصـــی

ھفتہ ماضی میں خبر تھی کہ مولائی رسولی اسپینی فوجون کو دبا رھا ھے' اس ھفتہ لندن کا ایک تار ۳۰ - ستمبر کو پھونچا ھے کہ میڈریڈ (پایہ تخت اسپین) سے خبر آئی ھے کہ جنرل سلوسٹر نے ایک سخت معرکہ کے بعد رسولی کو ایک نہایت اھم جنگی موقع سے جسپر وہ قابض تھا' ھٹا دیا ھے ' اس سخت و عظیم معرکہ میں صرف چار اسپینی کام آئے !!

الهلال پریس کے قیام کے ساتھہ هي اس عاجز نے اس قدرت الهیه کے حقائق کا نظارہ کیا ' اور گذشته ایک سال تین ماہ کے اندر شاید هي کوئي سات دن ایسے گذرے هوں ' جو اس غیبي نصرت کے نشانات و آیات سے خالي رهے هوں - میں ایک بے سروسامان ارادہ ' ایک تلخ و ناگوار متاع ' ایک بے پروا و مستغني صدا لیکر آیا تها - عجز و تذلل اور مداهنت و اعتراف جو جلب همدردي و توجه انظار کا سب سے زیادہ موثر نسخه هے ' میرے پاس نه تها ' بلکه اسکي جگه حق پسندي کي تند مزاجي ' اور نهي عن المنکر کي سخت گیري نے میري متاع سخن کے هر حسن کو عیب بنا دیا تها -

پهر یه کیا تها که ایک شش ماهي کے اندر هي حالات منقلب او ر نتائج معجز عقول تے ؟ وہ کون تها جس نے اپنے بندوں کے دلوں کو اپني انگلیوں سے پکڑ کے پهیر دیا ' اور دوستوں کو گرویدہ ' خصومت پسندوں کو دوست ' اور الد الخصام کو کفر کي جگه نفاق پر مجبور کردیا ؟ یه کس عجائب کار کي کرشمه سازي تهي که لوگ پهولوں کے ڈهیر پرسے گذر کر اسکي طرف بڑهے ' جسکے هاتهه میں پهولوں کے گلدستے کي دلفریبي نهیں بلکه نوک نشتر کي چمک تهي ؟ اگر یه اسي کي کارسازي نه تهي تو پهر کون تها ' جس نے ایک مطعون امرا ' مبغوض حکام ' او ر مردود ارباب اقتدار و عز و جاہ کي محبت کو هزاروں کے دلوں میں جگه دیدي ' اور جنهوں نے اس سے انکار کیا ' وہ یا تو خاسر و نا مراد هوے ' یا پهر اسي کي سي صدائیں بولکر اپنے لیے بهي جگه ڈهونڈهنے لگے ؟ افسحر هذا ' ام انتم لا تبصرون ؟ (۱۵ : ۵۲) افمن هذا الحدیث تعجبون و یضحکون ولاتبکون ' و انتم سامدون ؟ (۵۴ : ۵۹) وان في ذلك لایات و ما یعقلها الا العالمون (۲۹ : ۴۲)

(اصرار و انکار)

اس عاجز نے گو ارادہ کرلیا تها که واقعۂ ضمانت کے متعلق اس کے سوا اور کوئي کارروائي بالفعل نهیں کي جائیگي که مطلوبه رقم عدالت کے سپرد کردي جاے ' لیکن الله تعالے کے اس لطف و کرم اور اسکے عباد مخلصین و مومنین صادقین کي محبت فرمائیوں نے چار پانچ دن کے اندر هي اپنے اظهار حسیات مخلصانه و ابرازات عواطف غیورانه سے بالکل مجبور کردیا -

باهر کے احباب و مخلصین کا ابهي ذکر نهیں کرتا - سب سے پہلے اپنے اُن اخوان طریقت کے جوش اخلاص کا شکر گذار هونا چاهیے جنکي تعداد الحمد الله که شهر کلکته اور اطراف و نواح میں اسقدر موجود هے ' که اگر دو دو پیسه فی شخص بهي قبول کرلیا جاتا تو اسکي مجموعي تعداد صرف شهر کے اندر دو هزار روپیه سے یقیناً متجاوز هوتي !

ان مخلصین صادقین نے متعدد تجویزیں اسکي نسبت پیش کیں ' لیکن اس فقیر نے هر تجویز کو بشکریۂ تمام نا منظور کردیا که اسکي نسبت اپنے قلب کا فتوی نه تها ' اور " استفت قلبك " (اپنے دل سے هر موقعه پر فتوی طلب کرو) کے روحاني اصول کو مسلمانوں کے تمام اعمال و افعال کا دستور العمل هونا چاهیے -

آخري تجویز یه تهي که باهر کے احباب سے انکار کردیا جاے ' لیکن کم از کم هر برادر طریقت کو ایک ایک آنے کے دینے کا موقع دیا جاے تا که اس ذریعه سے اندازہ هوسکے که الهلال کي ضمانت کي چوٹ کتنے دلوں پر جاکر لگي هے ؟ لیکن اس عاجز نے عرض کیا که ابهي اِن باتوں کا وقت نهیں آیا - فجزاهم الله تعالے عني و عن الاسلام و المسلمین خیر الجزا ' و وفقنا لله سبحانه و ایاهم لما یحبه و یرضاہ في العمل و الاعتقاد !

اسکے بعد عام قاریین الهلال و عموم ارباب ملت و اصحاب غیرت کي جماعت محترم هے ' جن کے بے شمار تلغرافات و مکاتیب هر ڈاک کي تقسیم میں پهنچنا شروع هوگئے ' اور ان میں سے بعض نے باصرار خواهش کي که فهرست اعانت میں انکو شرکت کا موقع دیا جاے ' لیکن جواب میں شکریے کے ساتهه اس سے روکا گیا ' تاهم انهوں نے اپني رقوم روانه کردیں - بعض نے اسکا بهي انتظار نهیں کیا اور ضمانت کي خبر سنتے هي حسب استطاعت روپیه بهیجدیا - از آنجمله فقیر کے مخلص و محب قدیم جناب (حاجی مصلح الدین) صاحب هیں ' جنهوں نے بغیر هیچ گونه پرسش و دریافت ' سو روپیے دفتر میں بهیجدیے - اور اسکا سلسله برابر جاری هے -

پہلے دن جس قدر منی آرڈر اِن رقوم کے آے انکو بشکریۂ تمام واپس کردیا گیا ' لیکن دوسرے دن جب پهر روپیه پهنچا تو میں نے ایک دوسري حالت ' اور ایک بالکل مختلف اثر کو سامنے پاکر مکرر غور کیا که اب کیا کیا جاے ؟

ضمانت دي جا چکي هے - ادارۂ الهلال سر دست کسي طرح کا بار اپنے لیے قوم پر ڈالنا نهیں چاهتا - تاهم خلوص نیت اور جوش اسلامي نے جس انفاق في سبیل الله کي راہ کهول دي هے ' اور باوجود اسقدر شدید مخالفت و اعراض کے احباب کرام هیں جو اپنے لطف و کرم سے باز نهیں آتے ' تو پهر مجهے کیا حق هے که اس شے کو واپس کردوں ' جو حق پرستي اور نصرت صداقت کے نام پر سچے دلوں اور پر خلوص هاتهوں نے پیش کي هے ؟

یه خیال تها جو الله نے میرے دل میں ڈالا -

پس میں نے روپیه وصول کرلیا اور لوگوں سے کهدیا که باسم " ضمانت الهلال " روپیه لینے کیلیے میں اب آمادہ هوگیا هوں - البته اس حکم ضمانت کے نقصان مالي کي تلافي کیلیے نهیں ' آینده کے تحفظ کیلیے نهیں ' اپني کسي ذاتي غرض اور شخصي جلب نفع کے خیال سے نهیں ' بلکه ایک نهایت اهم او ر اقدم ترین ملکي ضرورت کیلیے ' جسکا زخم مدت سے محتاج مرهم ' اور جس کا دکهه عرصے سے فغاں سنج مداوا هے - وہ ایک نهایت مقدس اور قابل احترام تحریک هے ' جو افکار انساني کي حریت کي حفاظت چاهتي هے ' ملک کو استبداد فکر و تقید لسان و خیال کي تحقیر سے بچانے کي آرزومند هے ' سر زمین هند کي هر بهتري اور اسکے باشندوں کي هر فلاح کي اصل بنیاد ' اور ملکي آرزؤں کو پامالي سے محفوظ رکهنے کیلیے ایک اشرف و اعلي جهاد في سبیل الله هے - وہ جس طرح ملک اور رعایا کیلیے خیر خواهانه جذبات پر مبني هے ' اس سے کهیں زیادہ حکومت و ارباب حکومت کیلیے سب سے بڑي نیکي اور سب سے زیادہ مفید خیر سگالي هے -

انڈین پریس ایسو سی ایشن

(مجلس دفاع مطابع و جرائد هند)

یعنے ایک متحدہ اور طاقتور انجمن کا قیام ' جس کا مقصد هندوستاني پریس کے حقوق کي حفاظت هو -

الهلال کي ضمانت کیلیے جسقدر روپیه همدردان ملت عطا فرمائیں گے ' وہ اس انجمن کیلیے ابتدائي اور تاسیسي فنڈ کا کام دیگا اور اسکے ذریعه سے ایک خزینۂ دفاع حقوق مطابع (پریس ڈیفنس فنڈ) کي بنیاد پڑجائیگي -

ارباب درد و کرم کیلیے اب پورا موقع هے که الهلال کي ضمانت میں حصه لیں -

ليکن حالات ميں تغير هوا ' زمين کي با اختيار عمارتوں ميں جبکه سناٹا تها ' تو پهاڑ کي چوٹيوں پر سے مخفي صدائيں اٹهيں - عاقبت انديشي اور دانشمندي نے که خاموش تهي ' شکست کهائي ' اور شخصي ناداني اور بے صبري کو که منتظر مهلت تهي ' فتح هوئي - اسي اثنا ميں مشهور هوا که هز ايکسلنسي گورنر بنگال شمله تشريف ليگئے هيں - پهر اسکے بعد هي الهلال کي ضمانت کا واقعه زمانے کے سامنے پيش آگيا -

يه فتح و شکست جو تحمل و بے صبري کے مقابلے ميں هوئي ' يه عزل و نصب جو دانشمندي و ناداني ميں هوا ' يه اياب و ذهاب ' جو عقلمندي کي خاموشي اور ناداني کي جلدي ميں نظر ايا ' اگرچه اپنے عواقب و نتائج کے لحاظ سے افسوس ناک هو ' تاهم اُن لوگوں کيليے توکچهه موثر نهيں هوسکتا ' جنکي استقامت اور تزلزل کي رزمگاه الحمد لله که شمله اور دارجلنگ کي چوٹيوں سے بهي بلند تر هے ' اور جو اپنے عزائم امور کا سررشته خود اپنے هاتهوں ميں نهيں رکهتے ' بلکه نظام عالم کي اس انتهائي طاقت کے سپرد کرچکے هيں ' جسکے وجود کي دنيا ميں سب سے بڑي نشاني سچائي اور هدايت کي فتح اور باطل و عدوان کا خسران هے :

بـرو ايں دام بـر مـرغ دگـر نـه
که عنـقا را بـلند ست آشيـانـه !

انکي کاميابي و نا کامي کا ميدان اُس زمين پر نهيں هے ' جهاں چاندي اور سونے کے سکوں اور قانون کي بخشي هوئي ازادي سے زندگي ملتي ' اور اُسرو فقر سے هلاکت پيدا هوتي هے ' جهاں ساز و سامان سے قوت ' اور بے سروساني سے بيچـارگي هے ' جهـاں دنيوي حکومتوں کي نظر مهر مدارج و مراتب کو بڑهاتي ' اور نگه قهر عزت وقوت کو گهٹاتي هے ' جهاں انساني اراده حکمراں ' اور اولاد آدم کا نفس مالک جزا و سزا هے ' بلکه وه عجائب قدرت رباني اور خوارق نصرت الهي کي اُس ارض مقدس پر اپني فتح و شکست کے معرکے کو پاتے هيں ' جهاں گليم فقر سے عظمت شاهي کا هاتهه نکلکر چمکتا ' اور زندان مصائب کے اندر سلطان حريت کا تخت جلال وعظمت بچهتا هے ' جهاں ظاهر کي بے سروساماني کے اندر باطني ساز وسامان پرورش پاتے ' اور صورت کے ضعف و مسکنت کے اندر سے قوت و سطوت کا جمال معني پرتو افگن هوتا هے - جهاں حيات کا سرچشمه موت هے ' اور جهاں کي زندگي يهاں کي موت سے شروع هوتي هے ' جهاں کي فتح يهاں کي شکست ميں مضمر هے ' اور پهر اس سماء ارضي کے نيچے کون هے ' جو وهاں کي فتح کو شکست سے بدل سکے ؟ ولنعم ما قيل:

جمال صورت اگر واژ گوں کنم ' بينند
که خرقۀ پشميني طـلاء مر باف ست

ومن الناس من يشري نفسه ابتغاء مـرضات الله ' والله روف بالعباد (۳۲ : ۱۱)

ان الذين قالوا ربنا الله ثم استقـاموا ' تتنـزل عليهم الملائـکه الا تخافوا ولا تحـزنوا ' وابشـروا بالجنـة التـي کنتـم توعدون - نحن اولياؤکم في الحيوة الدنيا وفي الاخـره ' ولکم فيهـا ما تشتهـي انفسکـم ولکم فيها ما تدعون !! نزلا من غفـور رحيـم - ومن احسن قولا ممن دعا الي الـلـه وعمـل صالحا ' وقال انني من المسلمين - (۴۲ : ۳۳)

"جن لوگوں نے الله کي ربوبيت کا سچا اقرار کيا اور پهر خدا پرستي کي راه ميں استقلال کے ساتهه جمے بهي رهے ' تو اُن پر ضرور اُسکي ملائکۀ رحمت کا نزول هوگا ' جو انکو بشارت دينگے که نه تو وه ڈريں اور نه کسي طرح غمگين هوں - نصرت و کاميابي کي وه بهشت مراد ' جسکا تم ايسے خدا پرستان مستقيم سے وعده کيا گيا تها ' اب تمهارے هي ليے هے - پس اسميں رهو اور بے فکر و غم هوکر خوشي مناؤ - دنيا کي زندگي ميں بهي هم تمهارے حامي هيں اور آخرت ميں بهي ناصر و مددگار رهيں گے - وهاں بهي تمهارے ليے عيش و نعائم کي بهشت هوگي - تم جس راحت کو طلب کروگے ' موجود پاوگے - يه تمام کاميابياں اور نصرت و فلاح خداء غفور و رحيم کي طرف سے تمهارے ليے هے - پس اُس سے بهتر اور دنيا ميں کس کي صدا هوسکتي هے ' جو الله کے بندوں کو الله کي طرف بلاے ' اعمال صالحه اختيار کرے ' اور کهے که " ميں الله کے آگے سرجهکا دينے والوں ميں سے ' يعنے مسلم هوں "

مبين حقير گدايان عشق را ' کين قوم
شهان بے کمر و خسروان بے کله اند !

خدا کے کاروبار انسان کي ضد اور هٹ سے بے پروا هيں ' اور اگر انسان کي سمجهه اُسکي نا سمجهي سے شکست کها جاتي هے ' تو اسکے بندے اپنے صبر و استقامت کو شکست خورده کيوں پائيں ؟

وان الظالمين بعضهم اولياء بعض ' والله ولي المتقين (۴۵ : ۱۸)

پس گورنمنٹ کا رويه کتنا هي افسوسناک هو ' ليکن ميري نظـر ميں تعجب انـگيز کبهي بهي نهيں رها - البته جو لوگ ايسے موقعوں پر اپني بريت کي کوشش کرتے هيں ' اور اپنے جرم کي تلاش ميں بے فائده نکلتے هيں ' انکي حالت يقيناً تعجب انگيز هے - کيا جرم حق گوئي سے بهي بڑهکر اور کوئي جـرم هوسکتا هے ' جس کي پاداش و سزا کے استقبال ميں اُنهيں تامل هے ؟

جرم منست پيش توگـر قـدر من کم است
خـود کـرده ام پسنـد خـريـدار خويش را

(اظهار حسيات مليه و اعانت ادارۀ الهـلال)

بهر حال خواه کيسے هي حالات هوں ' ليکن تاهم ميں اس واقعه کو کسي طرح کي بهي اهميت دينا پسند نهيں کرتا تها - اسليے که خلاف توقع نهيں ' اسليے که تعجب انگيز نهيں ' اسليے که ايک عامة الورود ' اور سب سے آخر يه که بالکل منتظر و موعود تها -

مقامي گورنمنٹ اور زمانه اس امر سے بے خبر نهيں که اگر ادارۀ الهلال چاهتا تو اپني ايک صداء مختصر کے ساتهه هي تمام ملـک کو اس واقعه کي طـرف متوجه کرليتا - کم از کم کلکته ميں تو اسکے ليے صـرف ۲۴ - گهنٹے کافي تهے ' ليکن ميں نے پسند نهيں کيا که ايک معمولي سي بات کو وقت سے پہلے اهميت دي جاے -

(والقيت عليک محبة مني - ۲۰ : ۳۹)

اس ماده پرستي کے قرن ميں خدا کا نام ليتے هوے بهت سي روحيں هيں جو شرماتي هيں ' مگر ميں کيا کروں که ميري روح کي تو تسکين صرف اسي نام ميں هے - ميں ديکهتا هوں که اسکے عجائب کاروبار قدرت ميں سے ايک کرشمۀ محير العقول يه بهي هے که وه جب کسي تخم کي پرورش کرنا ' اور کسي شاخ کو درخت بلند قامت بنانا چاهتا هے تو اپنے بنـدوں کے هاتهوں ميں سے اپنے دست قدرت کو بڑهاتا ' اور انکے دلوں ميں سے اپني روح محبت کو ظاهر کرتا هے - پهر اقليم قلـوب ميں اضطراب ' اور صفوف ارواح ميں حـرکت و اضطرار پيـدا هوجاتا هے - کوئي دل نهيں هوتا جو اس تخم کي محبت سے خالي هو ' اور کوئي روح نهيں هوتي جو اُس آسماني درخت کي الفت کو اپنے اندر سے دور کرسکے -

الحرية في الاسلام

نظام حکومة اسلامیه

وامرهم شوری بینهم (۴۲ : ۳۶)

(۵)

توطیة مباحث آتیه

اور مباحث گذشته پر ایک اجمالي نظر

گزشته نمبر میں قلت گنجایش ' اور صفحات سابق و لاحق کے پیلے چھپ جانے کي وجه سے مضمون بالکل ناتمام چھوڑ دینا پڑا ' اسلیے آج پہلے اسکا بقیه حصه درج کرتے هیں اور اسکے بعد اصل موضوع کے مطالب آتیه کي طرف متوجه هونگے -

بقیه مقالۂ سابقه

(٤)

موجودہ جمهوریت و حریت کا پہلا سال سنه ۷۹ - سمجھا جاتا ہے جبکه ۱۴ - جولائي سے (انقلاب فرانس) کي تحریک کا آغاز ہوا اور رجال انقلاب نے مشہور قلعه (باستیل) پر قبضه کر لیا -

یه زمانه اگرچه انساني جذبات کي شورش و طوائف الملوکي کا ایک هیجاني دور تها اور ایک عهد کے اختتام کے بعد اور دوسرے کے آغاز سے پہلے ایسا هونا ضروري هے ' تاهم ایک جمعیة وطنیه موجود تهي جو اس وقت تمام اعمال و امور انقلاب کي حکومت اپنے هاتهوں میں رکھتي تهي ' اور یه برابر قائم رهي ' تا انکه سنه ۱۷۹۱ - میں اُس نے فرانس کے پہلے دستور کا اعلان عام کیا -

یه جمعیة انقلاب سے پہلے ۱۷ - جون سنه ۱۷۸۹ - کو قائم هوي تهي اور تمام دور انقلاب اسي کے زیر حکومت رها -

(واقعۂ باستیل) کے بعد ۴ - اگست کي شب کو جمعیة نے اپنا مشہور "منشور انقلاب" شایع کیا تها جس نے تاریخ میں اولین " فرمان حریة " کے لقب سے جگه پائي هے - اسمیں انقلاب کي تکمیل کا اعلان تها اور دنیا کو بشارت دي گئي تهي که وہ شاهد حریة ' جو اپني رونمائي میں انساني خون اور لاش کي پہلي قرباني قبول کر چکي هے ' اب وقت آگیا هے که برقعهٔ آلت دے اور دنیا کے سامنے اپنا نظارۂ امن عام کردے !

اس منشور میں سب سے پہلے نظام حکومة قدیمه کي بعض خصوصیات بتلائي تهیں ' پهر مقصد انقلاب کي تصریح کي تهي ' اخر میں اعلان عام تها که پچھلے عهد کے تمام اعمال و اثار اینده کے لیے کالعدم قرار دیے جاتے هیں -

اس منشور میں لکها تها که قدیم نظام حکومت کا سب سے بڑا عذاب انسانیت پر یه تها که پادشاہ کا تسلط جزو کل پر جاري تها - اور اسکو " رئیس مطلق " کی حیثیت بغیر کسي مراقبۂ و مسئولیت کے حاصل تهی -

پهر اُسکے بعد اینده حالت کي الفاظ ذیل میں تصریح کي تهي :

" جمعیة وطنیه نے جو کچهه کیا هے ' اسکا خلاصه یه هے که اُس نے حکومت مطلقه سے پادشاہ کو محروم کردیا ' وہ ملک و امت کو اسکا مستحق قرار دیتي هے -

آج کے دن سے حکومۃ مطلقه منهدم هوگئی ' اور اهل وطن میں باهم امتیاز و فضیلت کا دور ختم هوگیا - اب ملک پادشاہ سے ' اور وطنیة عدم مساوات سے آزاد هے !

جمعیة وطنیه گزشته زمانے کے ان تمام اثار و اعمال کو کالعدم قرار دیتي هے جنکي وجه سے حریت و مساوات اور حقوق عامه کو ایک ادنے سے ضرر کا بهي احتمال هے -

اب نه ارباب عز و دولت کیلیے کوئي امتیاز باقي رها ' نه زمینداروں کیلیے حق فضیلت و استیلا - وراثت سے کوئي حق پیدا نہیں هوتا ' اور نه طبقات و مدارج کا اختلاف کوي شے هے - تمام القاب و خطابات جو کل تک لوگوں کو حاصل تهے ' آج کے دن سے یقین کرلیا جاے که بالکل بیکار و کالعدم هوگئے هیں -

محض وراثت کي بنا پر کسي کو حکومت سے وظیفه نہیں ملسکتا - کسي جماعت کو یا کسي فرد واحد کو ایک ادنے سا بهی امتیاز اُن قوانین عامه سے بري هونے کا نهیں جو هر فرانسیسی پر نافذ هونگے "

(۵)

مبادي حرية

لیکن اب تک نظام حکومت کا کوئي قانون مرتب نہیں هوا تها - ایک مجلس تشریع (راضع قوانین) قائم کي گئي تهي ' تاکه فرانس کا دستور مرتب کرے - اس مجلس نے وضع قوانین سے پہلے بطور مبادي دستور و حریت کے چند دفعات مرتب کیں ' اور انهي کو تمام نظامات و قوانین کا اساس و اصل الاصول قرار دیا -

یه مبادي حریت ایک اعلان کي صورت میں قلمبند کیے گئے تهے اور سنه ۱۷۷۹ - میں چھپکر جمعیة کي طرف سے شایع هوے تهے -

حقوق انساني کا یورپ میں اعلان

ان مبادیات کا خلاصه یه تها :

" انسان ازاد پیدا هوتا هے اور ازادي هي کیلیے زندہ رهتا هے - تمام انسان بلحاظ حقوق مساوي هیں -

حقوق طبیعي پانچ هیں : حریت ' تملک ' امن ' مقاومة -

زمیندار اور الهلال کا اب تذکرہ لا حاصل ھے - مرض عالمگیر اور سیلاب ھر طرف رواں ھے - مجھے اپنے معاملات کی کچھہ بھی فکر نہیں - میں نے روز اول ھی سے اعلان کر دیا تھا کہ اگر میرے کاموں میں صداقت ھوگی تو اسکی قوت ھر حال میں نا قابل تسخیر ھے ' اور اگر نیتوں میں کھوٹ ھوگا تو باطل اپنی تباھی کا بیج خود اپنے اندر رکھتا ھے ' اس کے لیے پریس ایکٹ کی ضرورت نہیں - لیکن مصیبت یہ ھے کہ اس مطلق العنانہ استبداد کی تیغ سے اب کسی ھستی کو امان نہیں - جو حالات نظر آ رھے ھیں' انکی پیشین گوئی مستقبل کے متعلق موجودہ حالت سے بھی زیادہ مخدوش ھے - جب روزانہ (حبل المتین) کلکتہ کو بھی پریس ایکٹ سے پناہ نہ ملی' جس نے موجودہ اسلامی جوش وحرکت میں حصہ لینے کا کوئی جرم نہیں کیا - محض واقعات و اخبار کی اسکے ذریعہ شہر میں اشاعت ھو جاتی تھی' تو پھر ظاھر ھے کہ اوروں کو شکوہ و شکایت کا کیا موقع ؟

پریس ایکٹ کا جس وقت نفاذ ھوا تھا ' کہا گیا تھا کہ صرف تین سال کیلیے ھے - اب وقت آگیا ھے کہ ملک کا تمام تعلیم یافتہ اور حق پسند طبقہ اپنی متحدہ قوت سے اسکا قانوناً مقابلہ کرے اور استبداد و مطاق العنانی کے اس دھبہ سے اپنی گورنمنت کا دامن پاک کردے ' جس کے ساتھہ ایک لمحہ کیلیے بھی کوئی ائینی نظام حکومت جمع نہیں ھوسکتا - (کامرید) پریس کے پچھلے مقدمے میں ھندوستان کی سب سے بڑی عدالت کے سب سے بڑے جج نے جو رائیں دی ھیں' انکے بعد بھی ملک کا اسطرف متوجہ نہونا غفلت و نادانی کی ایک بدترین مثال ھوگی - اگر ایک ایسی انجمن قائم ھوگئی' تو اسکے ذریعہ ھندوستانی پریس کی ھر شاخ کو تقویت پہنچ سکے گی' اور پریس ایکٹ کے سوال کو اس زور و قوت کے ساتھہ اُٹھایا جا سکے گا جو یقیناً کسی آخری فیصلے تک ملک کی رھنمائی کریگا -

(اعیان مطابع بنگال کی ھمدردی)

مجھکو نہایت خوشی ھوی' جب میں نے اپنا یہ خیال مقامی معاصرین عظام کے آگے پیش کیا ' جنکا حلقہ فی الحقیقت ھندوستانی پریس کا سب سے زیادہ وقیع حصہ ھے - انھوں نے ھر طرح شرکت و اعانت کیلیے فوری آمادگی ظاھر کی - علی الخصوص مشہور آنربل (بابو سریندرو ناتھہ بنرجی) چیف ایڈیٹر (بنگالی) بمجرد استماع مقصد ' سرگرم کار و سعی فرمائی ھوگئے - اسی طرح بمبئی کے انگریزی وگجراتی اخبارات میں سے بعض اخبارات نے تار کے جواب میں بذریعہ تار ھر طرح کی آمادگی ظاھر کی ھے -

اب ضرورت صرف اسکی ھے کہ اردو پریس کے تمام ارکان اس تحریک اھم کے خیر مقدم کیلیے مستعد ھوجائیں اور اپنے اپنے صفحات کا ایک بڑا حصہ اسپر غور و بحث و تشویق و ترغیب فراھمی اعانت کیلیے وقف فرما دیں -

ائندہ نمبر میں اس مجلس کے متعلق مزید تفصیل الهلال میں شائع کی جائیگی -

(طلب اعانت)

آخر میں مکرر اعلان کرتا ھوں کہ جو حضرات الهلال کی ضمانت کے واقعہ سے متاثر ھوکر امادۂ اعانت ھوے ھیں - اب ادارۂ الهلال بکمال تشکر و امتنان انکی اعانت قبول کرنے کیلیے مستعد ھوگیا ھے' کیونکہ وہ فی الحقیت " انجمن دفاع مطابع ھند" کے فنڈ کی بنیاد ھوگی - میرے بنگالی دوستوں نے دریافت کیا کہ اگر انجمن قائم ھوگئی تو مسلمانوں کے طرف سے کس قدر مالی مدد ملے گی ؟ کیونکہ کہا جاتا ھے کہ یہ انکے جوش حیات کا اور ھماری افسردگی کا زمانہ ھے - میں نے کہا کہ جو قوم ایک ماہ کے اندر حادثۂ کانپور کیلیے ایک لاکھہ روپیہ جمع کرسکتی ھے' باوجود اُن موانع کے جو اس راہ میں حائل تھے ' وہ اب ایک ایسے کام کیلیے جسکے بغیر نہ مسجد کانپور کیلیے صدا بلند ھوسکتی ھے اور نہ شہداء اسلام کی داد خواھی کیلیے ' کیوں قیمتی سے قیمتی مالی ایثار کا ثبوت نہ دیگی ؟

واللہ المستعان و علیہ التکلان -

اصبروا و رابطوا !

(ایک مراسلة)

ضرورت ھے کہ ھر فرد مسلم سلسلۂ اخوت میں با قاعدگی کے ساتھہ مربوط ھو - اسکے لیے ذیل کی تدبیر خیال ناقص میں ھے جو قوم کے فوائد کے خیال سے بغرض اشاعت و اعلان اور حصول آرا ارسال خدمت اقدس ھے -

(١) ایک با قاعدہ تمام ھندوستان کے مسلمانوں کی قایم مقام جماعت کسی مناسب حصہ ملک میں بحصول کثرت آراء عام مسلمین قایم کیجاے -

(٢) ھر شہر بلکہ ھر قصبہ میں جماعت مذکورہ کے ماتحت مقامی جماعتیں بحصول اکثریت مسلمانان مقامی قائم کیجائیں -

ان جماعتوں کا مقصد اصلی مسلمانوں کے جذبات و حقوق کی نگرانی اور حصول نتائج و انجام دھی امور کی کما حقہ کوشش کرنا ھو -

طریق اجراے کار یہ ھے کہ مسلمان اخبارات تجویز ھذا شایع کرکے خواھش کریں کہ فلاں تاریخ تک عام طور پر مسلمانان ھندوستان ' ھندوستان کے تین یا پانچ اشخاص (جتنے مناسب ھوں - میری ناقص میں تعداد جسقدر کم ھو بہتر ھے) منتخب کرکے تحریرات جدا گانہ یا متفقہ کے ذریعہ انکے نام کسی ایک معتبر مسلمان اخبار (الهلال بہتر ھے) کو بھیجدیں - مدیر اخبار چند مقامی معتبر اشخاص کے نزدیک اُن آرا کو محفوظ رکھیں - اور تاریخ مقررہ پر اشخاص مذکورین کے موجودگی میں بلحاظ اکثریت' صاحبان مجوزہ میں سے ارکان جماعة قایم مقام مسلمانان ھندوستان کو منتخب کرکے اعلان کردیں -

اب جماعت مذکورہ مقررہ کی جانب سے اعلان ھو کہ ھر شہر و قصبہ کے مسلمان اپنے اپنے شہر و قصبہ کے تین تین معتبر و معتمد اشخاص کے نام دفتر جماعت میں بھیجدیں - جب یہ نام موصول ھوں تو تاریخ مقررہ پر بلحاظ اکثریت انتخاب کرکے صاحبان مذکورہ و عامہ مسلمین کو بذریعہ اعلان و تحریر اطلاع دیدیجاے کہ فلاں شہر میں فلاں فلاں اشخاص کی " جماعت ماتحت انجمن قایم مقام مسلمان ھند " قایم کردیگئی ھے اور اس جماعت ماتحت کے لیے چند مختصر آسان قواعد منظبط کردیے جائیں - اوس جگہ کے مسلمانوں کو اپنے عام جذبات اور شکایات کی اطلاع اور علاج کار کیلیے سعی' جماعت مقامی مذکورہ سے کرنا چاھیے - جماعت مقامی کو حسب ھدایات جماعت اعظم دورہ کرنا چاھیے - ایک نہایت ھلکا چندہ عامہ مسلمین پر قائم کردیا جاے جو جماعت مذکورہ کی ضروریات میں کام آے - مثلا ایک آنہ فی کس فی ماہ ' جو زیادہ دے فجزاہ اللہ خیرا - اسطرح فضل خدا سے امید ھے کہ مسلمانوں کی درماندگی کا پروردگار عالم علاج فرما دے - (از خریدار الهلال نمبر: ٢٦٦٨)

فرانس بهي اسي ميں مبتلا تها - دستور مرتب هوتے تهے اور پهر نئے دستور کا مطالبه کيا جاتا تها - حکومتيں تعمير کي جاتي تهيں اور پهر ڈهائي جاتي تهيں - سنه ١٧٩٥ - ميں نئے دستور کا اعلان هوا اور سنه ١٧٩٩ تک قائم رها - اسي اثنا ميں فرانس اور يورپ ميں جنگ شروع هوگئي جسکي بناء معرکه در اصل فرانس کا انقلاب حکومت هي تها - اس بيروني مصروفيت سے اندروني نزاعات کي قوت معاً گهٹ گئي - يهاں تک که حالات نے ايک دوسرے انقلاب کا صفحه الٹا اور ملوکيت جو فرانس سے چلي گئي تهي ' پهر دوباره بلالي گئي -

اب تک سر رشتۂ حکومت ڈائرکٹرون کي ايک جماعت کے هاتهه ميں تها اور مختلف اداري و تشريعي ' اور نيابي و انتخابي مجالس قائم تهيں - اب انهوں نے ديکها که زياده عرصے تک حکومت اپنے قبضے ميں نه رکهه سکيں گے - وضع ملکي کو کسي نه کسي طرح جنگي مهلت سے فائده اٹها کر بدل دينا چاهيے - اسي سياست کا نتيجه وه انقلاب ثاني تها ' جو ١٨ - نومبر سنه ١٧٩٩ - کو وقوع ميں آيا ' اور مشهور فاتح يورپ : (نپولين بونا پارٹ) کي اعانت سے پانچ سو نائبين ملک کي مجلس فوجي قوت سے توڑ دي گئي ' اور اس طرح عهد (کرامويل) کي تاريخ انگلستان کا پهر اعاده هوا ' جس نے شخصيت کو شکست ديکر ' پهر خود اپني شخصيت سے ملک کي جمهوريت کو شکست دي تهي !

اب ايک نئي مجلس اس غرض سے منتخب کي گئي که نئے نظام و دستور کو مرتب کرے - چنانچه آٹهويں سال انقلاب کا دستور شائع کيا گيا - يه دستور في الحقيقت (بونا پارٹ) کا گهڑا هوا ايک کهلونا تها ' جو فرانس کو بهلاے رکهنے کيليے بنايا گيا تها - بظاهر ايک جمهوريت قائم کي گئي جسميں دستور جمهوري کے تمام اعضاء و جوارح موجود تهے ' مگر دماغ کي جگه ايک قنصل کا عهده قائم کيا گيا جو بيس برس کيليے نامزد کيا جائيگا اور جو جمهوريت کے طرف سے فرانس پر حکومت کريگا - تمام عمال کا تعين ' تمام فوج کي قيادت ' صلح و جنگ کا اختيار ' تمام اداري و تنفيذي قوى کا سر رشتۂ آخري ' اسکے سپرد کر ديا گيا - اسکي معاونت کيليے دو نائب بهي رکهے گئے مگر في الحقيقت وه اپنے تمام کاموں ميں ايک خود مختار حکمراں اور شهنشاه مطلق تها -

اس جمهوري شهنشاهي کے تخت پر (نپولين بونا پارٹ) متمکن هوا -

(٧)

يه سب کچهه هوا ليکن انقلاب فرانس اپنا کام پورا کر چکا تها - فرانس پر يه دور بهي گذر گيا - اسکے بعد ملوکية و مطلق العناني کا ايک نيا دور شروع هوا - تمام يورپ ميں ' نظام مقيده کي حکومت داخل هوئي - فرانس ميں بهي انگريزي نظام دستوري قائم کيا گيا - با ايں همه آخر ميں فتح جمهوريت هي کو هوئي اور وهي انقلاب فرانس کا قائم کرده اصل اصول بغير کسي تغير کے تمام قوانين کا بنياد قرار پايا که " السلطة للشعب وحده ! "

يورپ کے ديگر حصص ميں اگرچه اس انقلاب کا اثر ملوکيۂ مقيده سے آگے نه بڑها ' مگر في الحقيقت هر دستور و نظام حکومت ميں بصور مختلفه يهي اصل الاصول کام کر رها هے -

(تنبيه)

اس مضمون ميں جا بجا حکومت مقيده ' ملوکيه ' دستوري وغيره کے الفاظ استعمال کيے گئے هيں - حکومت " مقيده " سے مقصود وه نظام حکومت هے جسميں گو پادشاه کے حقوق و تسلط حکم کو برقرار رکها گيا هو ' ليکن قانون و آئين کي پابندي کے ساتهه حکومت کي جاے - " ملوکيۂ مقيده " سے بهي وهي مقصود هے - " دستوري " سے مقصود پارليمنٹري حکومت هے - جسميں پادشاه قانون و جماعت کے ماتحت هو ' اور يه " نظام انگريزي " کے لقب سے مشهور هے - صرف " ملکيه " سے مراد حکم مطلق يا شخصي حکومت هے - " جمهوري " نظام حکومت پادشاه کے وجود سے بالکل خالي هوتا هے - حکومت صرف ملک کي اکثرية کرتي هے اور نظم اداري کيليے ايک شخص باسم صدر منتخب کرليا جاتا هے - يهي طرز حکومت آجکل امريکه اور فرانس اور بعض چهوٹي چهوٹي جمهوريتوں کا هے -

آجکل کي اصطلاح کے مطابق اسلام ملکية مقيده يا نظام دستوري انگلستان کے مطابق حکومت قرار نهيں ديتا جيسا که غلطي سے بعض لوگ سمجهتے هيں ' بلکه اسکا نظام خالص جمهوري اور شائبه تشخص و ملکية سے کلية پاک هے - کما سيأتي انشاء الله تعالى -

مکتوب آستانۂ عليه

الهلال ايڈريا نوپل ميں

مولانا دام مجدکم ! آپ هندوستان ميں بيٹهے اپنے قلم و زبان اور علم و فضل کو وقف راه ملت کر رهے هيں ليکن آپکو معلوم نهيں که جو حروف آپکے قلم سے نکلتے هيں ' انکے نقوش کهاں کهاں اور کن کن کے دلوں ميں اپنا گهر بناتے هيں ؟

٩ - مئي سنه رواں کے الهلال ميں بعنوان " صفحة من تاريخ العرب " ايک عجيب و غريب سلسله مضامين چهپا هے - جسميں دنيا کي بعض مشهور مدافع قوموں کے جانفروشانه عزائم و اعمال کا حال لکها هے - يهاں (قسطنطنيه ميں) اب سے ٢٠ - روز قبل وه ايک جماعت کے مطالعه ميں آيا اور اُس نے پورے مضمون کا ترکي ميں ترجمه کرکے متعدد اخبارات ميں شائع کر ديا - جو آپکي نظر سے گذر چکے هونگے - نيز انهيں بجنسه اڈريا نوپل ايک ايسے بزرگ شخص کے پاس بهيجا ' جس نے اپني هستي خدمت ملت و اسلام کيليے نذر کردي هے - اور جس سے آپ بخوبي واقف هيں........

کسقدر خوشي اور ناز کي بات هے که اڈريا نوپل ميں يه مضمون صرف پڑها هي نهيں گيا اور اسکے سحرکار اور شعله افروز افکار نے دلوں کو مسخر هي نهيں کيا ' بلکه اسپر پورا پورا عمل بهي کيا گيا - اور آج پندره دن سے اڈريا نوپل اور قرق کليسا کي تمام مسلم آبادي کيا مرد کيا عورت ' بلا لحاظ سن وسال قلعے اور مورچے طيار کر رهي هے ' اور جو تصوير آپنے اهل قرطاجنه کے دفاع کي کهينچي تهي ' وه اسکي در و ديوار کے نيچے بجنسه نظر آ رهي هے !!

وثوق کے ساتهه بيان کيا گيا هے - که ٢٢ - هزار آدميوں کي رات دن کي محنت کي بدولت اسوقت اڈريا نوپل سابق سے چهار چند مستحکم اور مدافعت کے قابل هوگيا هے !

خدا آپ کو اس عظيم الاثر اسلامي خدمت کا اجر عطا فرماے - يهاں کے تمام سر برا ورده حلقے الهلال کے تذکرے سے معمور هيں -

٢٨ - رمضان المبارک

Imperial Fabrique de Heriki (Turkey)

هرکه - فابريقۂ همايوني

(حریت) کے معنی یہ ہیں کہ انسان کو قدرت حاصل ہو کہ ہر اُس کام کو کرسکے ' جسے بغیر کسی دوسرے کو نقصان پہنچاے وہ کرسکتا ہے -

(تملک) سے مقصود اپنی ملکیت صحیح و قانونی کے قبض و تصرف کے کامل حق کا ملنا ہے - یعنی ہر شخص اپنی املاک کا مالک ہو اور کوئی اس سے چھین نہ سکے -

(امن) سے مقصود یہ ہے کہ ہر شخص اپنی جگہ پر محفوظ و بے خطر ہو اور صرف قانون کی خلاف ورزی ہی کی ایک صورت ایسی ہو' جو اسکے امن میں خلل ڈال سکے -

(مقاومۃ) سے مقصود جور و ظلم اور حملۂ و اقدام مجرمانہ کی مقاومت ہے - یعنی ہر شخص اپنی حفاظت کے وسائل اختیار کرنے کی قدرت رکھتا ہو' ظلم و جور کے خلاف احتجاج (پروٹسٹ) کرسکے -

قانون ارادۂ عامہ کا مظہر ہے - پس ہر وطنی کو حق ہو کہ وہ ذاتی طور پر یا بتوسط وکلا مجلس اعلی (سینٹ) میں شرکت کرسکے -

ہر وطنی بلحاظ وطنی ہونے کے یکساں حکم سے موثر ہو - اس بنا پر ہر شخص کیلیے ممکن ہو کہ وہ بڑے سے بڑے عہدے کو اور اعلی سے علی وظیفہ کو حسب اقتدار و اہلیت حاصل کرسکے -

کسی انسان کیلیے کسی حالت میں جائز نہو کہ وہ کسی انسان کو قید کرسکے یا اور کوئی ایسا ہی سلوک کرسکے - الا انہی صورتوں میں' جو قانون نے مقرر کردی ہوں ' اور اسی طریقہ پر' جو اُس نے قرار دیدیا ہو - کسی شخص کیلیے جائز نہیں کہ وہ کسی دوسرے کو اپنی راے کے اظہار سے روکے ' اگرچہ وہ دینی ہو اور عام اعتقادات دینیہ کے مخالف - البتہ اُس صورت میں اسکا اظہار روکا جاسکتا ہے جبکہ وہ قانون کے لحاظ سے امن عامہ کیلیے مضر ہو -

ہر وطنی کو پورا حق حاصل ہے کہ اپنی راے و فکر کے مطابق گفتگو کرے اور لکھے پڑھے' یا چھاپ کر شائع کرے -

اسی طرح ہر وطنی کو حق توزیع و اشاعت حاصل ہے -

" حق تملک " ایک مقدس حق ہے - کسی شخص کی طاقت نہیں کہ کسی کی ملکیت اس سے چھین سکے - البتہ مصالح عامہ سب پر مقدم ہیں - لیکن اسکے لیے بھی جب تک قانونی صورت نہو' کوئی شخص اپنی ملکیت سے دست بردار ہونے پر مجبور نہیں کیا جاسکتا - *

موجودہ تحریک انقلاب کے مبادی مقاصد میں سے ہے کہ " حق حکم و تسلط " اشخاص کو نہیں بلکہ امت اور ملک کو حاصل ہو - جمیع ابناء وطن اپنے تمام حقوق میں مساوی ہوجائیں ' حریت سے متمتع ہوں اور ہر طرح مامون و مصئون رہیں - پس امت فرنساوی کا شعار وطنی حریت ' مساوات ' اور اخوت قرار پایا ہے "

یہ ایک حقیقت ہے کہ یورپ کی موجودہ جمہوریت کا مبدء سعادت مجلس تشریع فرانس کا یہی اعلان تھا - تاریخ نے اِسے " اعلان حقوق الانسان " کے لقب محترم سے محفوظ رکھا ہے اور ہمیشہ محفوظ رکھیگی -

(٦)

ہم نے اس حصۂ بیان کو اسلیے کسی قدر طول دیا ' تاکہ انقلاب فرانس کی انتہائی حد حریۃ و جمہوریت سامنے آجاے - نیز اندازہ کیا جا سکے کہ یورپ کی موجودہ جمہوریت کے خلاصۂ امور و مبادی نظام و اساس کیا کیا ہیں ؟

یہ انقلاب فرانس کے تلاش حریت و مساوات اور جستجوے حقوق انسانی کی انتہائی سرحد تھی - یہی مبادی حریت ہیں جنکو انسانی آزادی کے سب سے آخری سوال کے جواب میں آج یورپ بتلا سکتا ہے -

اس اعلان مبادی حریت میں بھی در اصل وہی ایک اصل اصول حریت اُسکی ہر دفعہ کے اندر موجود ہے' جسکی طرف گذشتہ نمبر میں ہم اشارہ کرچکے ہیں - تمام دفعات کا اگر خلاصہ ایک جملہ میں کرنا چاہیں تو صرف یہی ہوگا کہ " السلطۃ للامہ " یعنی حق حکم و تسلط صرف اُمت ہی کیلیے ہے -

چنانچہ اسکے بعد یہی اصل اصول فرانس کی تمام دستوری اور جمہوری جماعات کے پیش نظر رہا - انقلاب سے پہلے فرانس میں پارلیمنٹری حکومت موجود تھی لیکن شاہی حقوق و تسلط اور کلیسا کا عالمگیر استبداد اسدرجہ قوی تھا کہ در اصل ایک شخصی تخت شاہنشاہی حکومت مقیدہ کے نام سے حکمرانی کر رہا تھا -

انقلاب کے بعد رجال انقلاب میں تفریق ہوگئی - ایک گروہ ملوکی مگر دستوری و مقید حکومت قائم کرنا چاہتا تھا - گروہ غالب یہی تھا اور اسکے سامنے انگلستان کے دستور کا نمونہ تھا - دوسرا گروہ خالص جمہوری حکومت کے نظام بناتا تھا - یہ جماعت اگرچہ قلیل تھی مگر عوام اور کاشتکاروں پر اسکا اثر حاوی تھا - ١٠ - اگست سنہ ١٧٩٢ - کو اس جماعت نے پیرس کے دیہاتیوں سے شورش کرا کے مجلس کو مجبور کیا کہ وہ ایک ایسے نئے دستور کا اعلان کردے ' جو پادشاہ کے وجود سے بالکل مستغنی ہو -

اس غرض سے ایک نئی مجلس کا انتخاب ہوا - منتخبہ مجلس نے ایک سب کمیٹی قائم کی جسکے اکثر اعضاء ' مشہور انقلابی مصنف ' جان روسو Roussedu (١) کے شاگرد تھے - انہوں نے اسی اصل اصول کو تمام نظام و قوانین کا محور قرار دیا کہ " السلطۃ للشعب وحدہ " حکم و تسلط صرف قوم ہی کیلیے ہے - اور ایک نیا نظام مرتب کیا جو ملکیۃ (شاہی شرکت) سے بالکل خالی تھا - یہ نظام تاریخ انقلاب میں " دستور سنہ : ١٧٩٣ " کے لقب سے مشہور ہے -

لیکن دوسرے سال یہ دستور بھی قائم نہ رہا - یہ دور انقلاب در حقیقت انسانی جذبات کی شورش' اذہان کی طوائف الملوکی ' اور طبیعت انسانی کے مطالبات مفرطہ کا ایک ہیجانی دور تھا - فرانسیسی قوم جو مدت سے معطل تھی ' سونچ سکتی تھی مگر کچھہ کر نہیں سکتی تھی - لوگوں کی مثال (بقول ویکٹر ہیوگو victor Hugo) " بالکل اُن قیدیوں کی سی ہوگئی تھی ' جو مدۃ العمر قید خانے میں رہکر آزاد ہوے ہوں اور جیل کے احاطے سے نکلکر جب آسمان کی کھلی فضا کے نیچے پہنچیں تو حیران ہوکر رہجائیں کہ اب اُنھیں کیا کرنا چاہیے ؟ "

یہ حالت قدرتی ہے اور ہمیشہ ایک دور کے اختتام اور دوسرے کے آغاز کا درمیانی حصہ دنیا نے ایسی ہی حالتوں میں کاٹا ہے -

---

(١) جان جاک روسو مشہور فرانسیسی مصنف اور انقلابہ فرانس کے محرکین اولین میں سے ہے - سنہ ١٧٥٦ - میں اس نے اپنے افکار سیاسیہ ایک کتاب کی صورت میں شائع کیے - اسمیں ہر طرح کے استبداد دینی و ملوکی کو ظلم و معصیت بتلایا تھا اور جمہوری حکومت کی اہل فرانس کو ترغیب دی تھی - جمہوری حکومت کے اُس نے متعدد نظام مرتب کیے تھے ' اور سب کا اولین اصول قوم کے تمام طبقات و جماعات میں مساوات قرار دیا تھا - سنہ ١٧١٢ - میں پیدا ہوا اور سنہ ١٧٦٦ - میں بعالم دیوانگی وفات پائی - نغمات موسیقییہ کو بصورت ارقام و خطوط مدون کرنے کا وہی موجد ہے -

تاریخ اسلام کا ایک غیر معروف صفحہ

حبشہ میں ایک اسلامی حکومت !

آٹھوین صدی ھجری کے چند مجاھدین

دعوت اسلام

ھمارے اون دشمنوں نے جنکی بساط ھستی کا ایک گوشہ بھی داغ خونریزی سے خالی نہیں' ھمکو ھمیشہ طعنہ دیا ہے کہ نخل اسلام صرف تلوار ھی کی دھوپ' اور صرف قہر و اکراہ ھی کی فضا میں پرورش پاتا ہے' لیکن تاریخ نے ھر موقع پر گواھی دی ہے کہ نشر دعوت اسلامی کا سبب قہر و اکراہ نہیں بلکہ صرف رضا و صلح' حسن اخلاق' اور اُسوۂ حسنۂ مسلمین مخلصین رھا ہے -

نصاراے حبش اور مسلمانوں کے درمیان سئیکڑوں معرکے پیش آئے' اور اکثروں میں مسلمانوں نے دشمنوں کے اجسام کو اطاعت سیاست اسلامیہ پر مجبور کیا' لیکن دلوں کو قبول دین اسلام پر کب اور کہاں مجبور کیا ؟ ھاں ھر موقع پر اسلام کے معجزۂ اخلاق و خدا پرستی کی ایک تلوار چمکتی تھی' جو رسوم و عقائد فاسدہ کے حصار سے گذر کر قلوب و ارواح کو مسخر کر لیتی تھی !

چنانچہ گذشتہ نمبر کے خاتمے میں تم پڑہ چکے ھو کہ دس ھزار حبشی نصرانیوں نے کس تلوار کی زور سے اسلام کے آگے سر اطاعت خم کیا ؟ یقیناً وہ فولاد کی تلوار نہ تھی بلکہ اخلاق اسلامی کا وہ حربۂ امن و زندگی تھا' جس نے ھر زمانے اور ھر دور میں اپنے جوھر دکھاے' اور آج بھی الحمد اللہ کہ زنگ آلود نہیں ہے !

افریقہ اور شمالی نائجریا میں آج جس سرعت سے اسلام خود بخود پھیل رھا ہے' اسکی روئدادوں نے مسیحی مشنوں کی عمارتوں کو ماتم کدہ بنا دیا ہے' لیکن دنیا دیکھہ رھی ہے کہ یہ تلوار کی کاٹ نہیں ہے - کیونکہ تلوار کا قبضہ تو اب ھمارے ھاتھہ سے نکلکر غیروں کے ھاتھہ چلا گیا ہے' اور ھماری گردنیں انکے آگے رکھدی گئی ھیں -

سلطان منصور کی گرفتاری

سلطان منصور ھزاروں مفتوح قلوب و اجسام کی جمعیت کے ساتھہ دس دن تک دشمنوں کے انتظار میں سر میدان پڑا رھا - "حطی" کو اس ھزیمت کی جب خبر ھوئی تو بے شمار فوج و سامان کے ساتھہ سلطان کے مقابلہ کو نکلا - ظاھر ہے کہ مسلمانوں میں اس جمعیت عظیمہ کی مقاومت کی تاب نہ تھی' تاھم آخر تک استقلال سے کھڑے رہے کہ فرار عن الزحف شریعت اسلامیہ میں کفر ہے - دس مسلمان سرداروں نے جاں نثاری اسلام کا حق ادا کیا' بالاخر سلطان منصور اور امیر محمد دشمنوں کے ھاتھہ گرفتار ھوگئے اور اسوقت تک آزاد نہوے جب تک کہ انکی روح زندان جسم سے آزاد نہوئی -

یہہ واقعہ سنہ ۸۲۸ - ھجری کا ہے' سلطان منصور کو صرف ۲ - برس حکومت کا موقع ملا -

سلطان جمال الدین

کسی قوم کے خدا کی نظروں میں محبوب ھونے کی سب سے بڑی علامت یہ ھوتی ہے کہ اوسکی خاک افراد عالیہ اور اعاظم رجال کی پیدائش سے ھمیشہ اپنی نسل عظمت کو باقی رکھتی ہے - آج ھماری مصیبت عظمی یہی ہے کہ اشخاص و رجال کی پیدا وار ھم میں کم ھوگئی - ھماری بزم سے جو فرد اُٹھتا ہے' اپنی جگہہ خالی چھوڑ جاتا ہے - پس اوس دن پر افسوس' اگر وہ دن ھماری بد قسمتی سے آنے والا ھی ھو' جب ھماری مجلس کا ھر گوشہ بیٹھنے والوں سے خالی ھوگا ! !

اب ان ایام نحس وشوم میں' اون روز ھاے میمون و مسعود کی یاد کیا کیجیے' جب کہ اسلام کا گوشہ گوشہ اس شعر کی صداقت سے معمور تھا :

اذا مات منا سید' قام سید   قؤول لما قال الکرام فعول !

(ھم وہ ھیں کہ جب ھمارا ایک سردار ھم میں سے اُٹھہ جاتا ہے تو دوسرا کھڑا ھو جاتا ہے - او ر پھر وہ وھی کہتا ہے جو بزرگوں نے کہا تھا' اور وھی کرتا ہے جو بزرگوں نے کیا تھا)

نویں صدی ھمارے تخم اقبال کیلیے کوئی اچھا موسم نہ تھا' تاھم زمین میں پیداوار کی قوت ابھی باقی تھی - سلطان منصور کے بعد اوسکا دوسرا بھائی سلطان جمال الدین حکومۃ اسلامیۂ حبش کا فرمانروا ھوا - وہ اپنے اعمال جلیلہ کے لحاظ سے اون سلاطین اسلام میں جگہ پانیکے لائق ہے' جن پر تاریخ عالم ناز کرتی ہے -

ھر عہد انقلاب ملکی کشمکشوں کا موسم ھوتا ہے - بربر کی قوم جو اب تک حکومت اسلامیہ کے ماتحت تھی' اب آمادہ بغاوت ھوگئی - (حرب جوش) ایک نو مسلم حبشی سردار اوسکی تادیب کی غرض سے روانہ ھوا -

صلح' جنگ' اور عفو !

حسب آئین اسلام :

و ان طائفتان من المومنین اقتتلوا' فاصلحوا بینھما (۴۹ : ۹)	اگر مسلمانوں کی دو جماعتیں آمادۂ جنگ ھوں تو اون دونوں میں صلح کرا دو -

(حرب جوش) نے پہلے شرائط صلح پیش کیے' لیکن بربری اپنی خباثت و بغاوت پر قائم رہے - (حرب جوش) نے اسکے بعد کی دوسری آیت کی تعمیل کی - یعنی :

فان بغت احدا ھما علی الاخری' فقاتلوا التی تبغی حتی یفئ الی امر اللہ (۴۹ : ۹)	اگر ان دو جماعتوں میں سے ایک اپنی سرکشی پر اڑی رھی تو اوس سے اُس وقت تک جنگ کرو جب تک کہ وہ فرمان الہی کی طرف رجوع نہ کرے -

اب بربریوں کو ھوش آیا اور آواز صلح بلند کی - پس (حرب جوش) نے تیسری آیت کریمہ پر عمل کیا :

نظام حکومۃ اسلامیہ

مساوات اسلامي

(بدر) مین معرکہ آرا جو ہوا لشکر کفر * (عتبۂ ابن ربیعہ) تھا امیر العسکر
سب سے پہلے وہي میدان میں بڑھا تیغ بکف، * ساتھہ اک بھائي تھا، اور بھائي کے پہلو مین پسر
اس طرح اُس نے مبارز طلبي کي پہلے: * "مرد میدان کوئي تم میں ہو تو نکلے باہر"
سنکے یہ لشکر اسلام سے نکلے پیہم * تین جانباز کہ اک ایک تھا اوسکا ہمسر
سامنے آئے جو یہ لوگ تو (عتبہ) نے کہا: * "کس قبیلہ سے ہو؟ کیا ہے نسب جد و پدر؟"
بولے: "ہم وہ ہیں کہ ہے نام ہمارا انصار * ہم میں شیدائي اسلام ہے ہر فرد بشر
جاں نثاران رسول عربي ہیں ہم لوگ * اک اشارہ ہو تو ہم کاٹ کے رکھدیتے ہیں سر"
بولا (عتبہ) کہ "بجا کہتے ہو جو کہتے ہو * مگر افسوس کہ مغرور ہے اولاد مضر
تم سے لڑنا تو ہمارے لیے ہے مایۂ عار * کہ نہیں تیغ قریشي کے سزا وار، یہ سر"
کہہ کے یہ اوسنے کیا سرور عالم نے خطاب: * "اے محمد! یہ نہیں شیوۂ ارباب ہنر
جنگ نا جنس سے معذور رہیں ہم آل قریش، * بھیج اونکو، جو ہوں رتبہ مین ہمارے ہمسر
آپ کے حکم سے انصار پھر آے صف مین، * حمزۂ و حیدر کرار نے لي تیغ و سپر
ان سے (عتبہ) نے جو پوچھا نسب و نام و نشاں * بولے یہ لوگ کہ "ہاشم کے ہین ہم لخت جگر"
بولا (عتبہ) کہ "نہین جنگ سے اب ہمکو گریز * آؤ، اب تیغ قریشي کے دکھائیں جوہر"

* * *

یا یہ حالت تھي کہ تلوار بھي تھي طالب کفو * یا مساوات کا اسلام کے پھیلا یہ اثر:
بارگاہ نبوي کے جو مؤذن تھے (بلال) * کرچکے تھے جو غلامي مین کئي سال بسر
جب یہ چاہا کہ کرین عقد مدینہ مین کہین * جا کے انصار و مہاجر سے کہا یہ کھل کر:
"مین غلام حبشي، اور حبشي زادہ بھي ہوں، * یہ بھي سن لو کہ مرے پاس نہین دولت و زر
ان فضائل پہ مجھے خواہش تزویج بھي ہے، * ہے کوئي، جس کو نہ ہو میري قرابت سے حذر؟"
گردنیں جھک کے یہ کہتي تھین کہ "دل سے منظور" * جس طرف اُس حبشي زادہ کي اوٹھتي تھي نظر!!

* * *

عہد فاروق مین جس دن کہ ہوئي اونکي وفات، * یہ کہا حضرت (فاروق) نے با دیدۂ تر:
"اُٹھہ گیا آج زمانے سے ہمارا آقا! * اُٹھہ گیا آج نقیب حشم پیغمبر!"

* * *

اس مساوات پہ ہے معشر اسلام کو ناز * نہ کہ یورپ کي مساوات کہ ظلم اکبر!

(شبلي نعماني)

کشاکش حریۃ و استبداد!

(رعب) وقف کشمکش ہوں، کیا کہوں کیا چپ رہوں؟ * دلربا کہتا ہوں میں جسکو وہي جلاد ہے
ایک جانب مقتضائے جوش غم، شور آفرین * اک طرف خوف ستمگر مانع فریاد ہے
ایک حکم اُسکا، کہ عذر ناتواني کا حریف، * ایک آزادي مري، جو نذر استبداد ہے!

(رعب لکھنوي)

سلطان شهاب الدين

سلطان جمال الدين کا جانشين سلطان کا بهائي (احمد بدلائي) الملقب بشهاب الدين هوا - اسنے اپنے بهائي کے قاتل سے قصاص ليا - هميشه سلطان شهيد کے قدم بقدم چلا - عدل و انصاف کے ساتهه حکومت کي - اسکے عهد ميں راستے مامون اور غله ارزان رها - يه سلطان، مورخ (مقريزي) کے عهد ميں (جو نويں صدي هجري کا مصنف هے) موجود تها - وه خود موضع (دکر) ميں تها اور اسکا بهائي خير الدين صوبهٔ (زکله) ميں رهتا تها - شاهان حبش سے لڑائياں بهي جاري تهيں -

خاتمه

خاتمه هر شے کا دردناک هوتا هے اور خصوصاً فرزندان اسلام کا خاتمه! هزار ساله حکومت کے بعد قواء اسلاميه هر جگه ضعيف تهے - (حطي) نے مسلمانوں کي حکومت کو سواحل تک محدود کرديا - مدت تک وه اسپر قانع رهے، بالاخر ايک فرنگي درنده جو دو سال سے صيد طرابلس کي فکر ميں هے، ناگهاں وهاں نمودار هو گيا، اور (زيلع) کے اکثر حصص کو اپنے پنجے ميں لے ليا: اللهم مالك الملك، تؤتي الملك من تشاء و تنزع الملك ممن تشاء، انك على كل شي قدير!

مضمون کا ماخذ

اس مضمون ميں هم نے اپني عادت کے خلاف کتابوں کا حواله نهيں ديا - اسليے که مضمون کا بڑا حصه دراصل ايک هي کتاب سے ماخوذ هے، اور اسکے علاوه مسلمانان حبشه کے حالات کيليے اور کوئي معتبر ذريعه بهي نهيں - مشهور مورخ مصر (علامهٔ مقريزي) نے ايک رساله صرف مسلمان شاهان حبش کے حالات ميں لکها هے - اسکا نام: "الالمام، بمن في بلاد الحبشة من ملوك الاسلام" هے - اس مضمون کا ماخذ اصلي يهي تصنيف هے -

اسکے علاوه جا بجا بعض مطالب ديگر مصنفات سے بهي ماخوذ هيں، ليکن انکے ليے حوالے کي چنداں ضرورت نظر نه آئي - اردو ميں پهلي دفعه يه حالات بيان کيے گئے هيں - اميد که وسيلهٔ موعظت و ذريعه عبرت و بصيرت هوں: و جاءک في هذه الحق و موعظة و ذكرى للمومنين (١١ : ١٢٢)

اراده هے که اس سلسلے ميں ديگر غير معروف مقامات کے مسلمان حکمرانوں کے حالات کا بهي تفحص کريں اور انکے حالات مرتب هوکر شائع هوں - ارادوں کي وسعت کو کيا کيجيے که اسکي کوئي انتها هي نهيں - اصل شے توفيق کار هے اور وه الله کے هاتهه هے -

---

لغات جديده

مولفه

مولانا السيد سليمان الزيدي

يعني: عربي زبان کے چار هزار جديد، علمي، سياسي، تجارتي، اخباري اور ادبي الفاظ اصطلاحات کي محقق و مشرح ڈکشنري، جسکي اعانت سے مصر و شام کي جديد علمي تصنيفات و رسائل نهايت آساني سے سمجهه ميں آسکتے هيں، اور نيز الهلال جن جديد عربي اصطلاحات و الفاظ کا استعمال کبهي کبهي کرتا هے، وه بهي اس لغت ميں مع تشريح و اصل ماخذ موجود هيں - قيمت طبع اعلى ١ - روپيه ۴ آنه - طبع عام ١ - روپيه - درخواست خريداري اس پته سے کي جاے:

منيجر المعين ندوه، لکهنو -

تاريخ حيات اسلاميه

الهلال اور پريس ايکٹ

همت بلند دار که مردان روزگار
از همت بلند بجائے رسيده اند

استعينوا بالصبر و الصلوة!

فخر قوم، هادي ملت، السلام عليکم و رحمته الله و بركاته، آج ابهي ابهي همدرد بلا، اور سب سے پهلے اسکے ضميمه پر نظر پڑي جسميں اول سرخي "الهلال سے ضمانت" نظر سے گذري، ديکهنے کے ساتهه هي سناٹا سا چها گيا، افسوس که الهلال بهي اس شمشير براں سے نه بچا، مگر خير، کچهه خوف نهيں، هم نهيں سمجهه سکتے که اس آئے دنکي ضمانتوں اور ضبطيوں سے گورنمنت کا منشا کيا هے؟ کيا وه همارے جذبات کو پامال کرنا چاهتي هے؟ کيا هماري صداقت اندما زبان کو بند کرنا چاهتي هے؟ اگر يهي منشا هے تو هم بجاے دو هزار کے دس هزار کا ڈهير گورنمنت کے ايوان حکومت کے اگے لگاديں گے ليکن اپنے سچے جذبات کے اظهار سے باز نه آئيں گے -

يه ضمانت الهلال سے نهيں لي جا رهي بلکه قوم سے لي جا رهي هے، جو ان دو هزار کے عوض انشاء الله دس هزار پورے کرديگي، الهلال ايسي چيز هے جسپر بجاے روپيه کے قوم اپني جان تک نثار کرنے کيليے طيار هے، پهر يه دو هزار کيا بلا هے؟ آپ ضمانت ديديجيے اور قوم آپ کے نذر کرديگي، اور اپنے حق گو زبان و قلم کو رکنے نه ديگي خدا همارے ساتهه هے، يه دهمکياں همارے سد راه نهيں هوسکتيں، ميں پانچ روپه کي حقير رقم اپنے الهلال محبوب پر سے نثار کرتا هوں - اميد که جناب شرف قبوليت عطا فرماکر مجهے ممنون کرم فرمائيں گے -

جناب کا ادنی نياز مند

حسن مثنے رضوي

آج زميندار اخبار نظر سے گذرا - طلبي ضمانت کا حکم بهي سنا - جب اِس بلا سے اُن عام اڈيٹر ونکو نجات نهيں ملي جو قديم روش سے هٹ کر نسبتاً راه صداقت و حريت پر لگ گئے هيں، تو بهلا الهلال کيونکر بچ سکتا تها جو آج سات کرور مسلمانوں کے دل اپني مٹهي ميں رکهتا هے؟ مگر خير کسيوجه سے جلدي کرنا ممکن نه تها اسليے اب تک خاموشي رهي - اخر کار نادرشاهي حکم نے اپني قوت کي نمايش کر هي دي - ميں ايک غريب طالب العلم هوں - دو وقت کے کهانے کے سوا اور کوئي متاع ميرے پاس نهيں - دل البته هے سو وه آپ پر پهلے هي دن نثار کر چکا هوں - اسليے ايک نهايت قليل رقم ٨ - آنے کي پيش کش هے - يه ميں نے اپني ٹوپي خريدنے کيليے بچا رکهي تهي - البته اُن هزارها اخوان ملت سے جو الحمد لله که حلقه الهلال ميں شامل هيں، مستدعي هوں که اپنے زباني دعوؤں کا آج کچهه ثبوت بهي ديں -

(احمد حسين طالب علم مشن اسکول بمبئي)

فان فاءت فاصلحوا بینهما بالعدل واقسطوا ' إن الله یحب المقسطین (۴۹ : ۱۰)

جب وہ باغي جماعت فرمان الهي کے طرف رجوع کرے تو پھر باھم عدل و انصاف سے صلح کرلو ! اللہ صلح کرنے والوں کو دوست رکھتا ھے -

(حرب جوش) نے اس مہم سے فارغ ھوکر (حطي) کي طرف رخ کیا اور اوسکو شکست دي - (حطي) نے پھر ایک بڑي فوج جمع کي اور (جدایه) میں آکر خیمه زن ھوا - سلطان خود اُسکے مقابله کو نکلا - اور مظفر و منصور واپس آیا ' اسپر (حطي) نے مسلمانوں سے آخري انتقام لینے کي کوشش کي اور عزم کرلیا که اس فتح کے بعد ملک حبش کے کسي گوشه میں بھي کوئي کلمه گوے اسلام زندہ نه رهنے پاے -

سلطان نے بھي فوج کے اجتماع و اهتمام میں پوري قوت صرف کي اور آخر وہ ساعت آپہنچي جب کفر و اسلام کي دو قوتیں باھم ٹکرا گئیں - کامل تین مہینے تک اسلام کي تلوار برق بن بنکر ظلمت کفر کے بادل میں چمکتي رهي - تیسرے مہینے پردۂ ابر چاک ھوا تو نظر آیا که حبشان کي اقلیم اسود' مقتولین کے خون سے یکسر سرخ ھے ' (حطي) جان لیکر بھاگ گیا ھے ' اور مسلمان مال غنیمت کے خزانوں کو باھم تقسیم کر رھے ھیں ! !

اسکے بعد سلطان نے ایک دوسرے انقطاعي معرکه کي طیاریاں شروع کیں اور عساکر اسلام کي ایک ایسي جماعت کے ساتھه' جس سے بڑي کوئي جمیعت حبش میں عام اسلامي نے کبھي جمع نه کي تھي ' روانه ھوگیا -

(حطي) مقابله سے عاجز تھا - پانچ مہینے تک شہر به شہر آوارہ پھرتا رھا - سلطان اوسکے پیچھے پیچھے تھا - بالاخر سلطان مظفر و منصور غنائم کثیر کے ساتھه دارالخلافت کي طرف مراجعت فرما ھوا -

اسکے بعد بھي ایک اور معرکۂ شدید و صعب پیش آیا - مسلمانوں نے ۲۰ - دن کي مسافت طے کرکے دھاوا کیا - غنیم کي فوج تازہ دم تھي ' اور دونوں طرف جمیعت عظیمه صف آرا ' تاھم مسلمانوں نے هزیمت نه اٹھائي ' اور ھر فریق دوسرے فریق کا بازو دبا کر ھٹ گیا -

سلطان کي شہادت

خانداني مناقشات قدیم حکومتوں کا جزو لاینفک ھیں - سلطان جمال الدین گھر سے باھر دشمنوں سے ھنگامه آرا تھا اور گھر میں اوسکے عم زاد بھائي اسکے لیے سازشوں کا دام بچھا رھے تھے ! چنانچه افسوس که سنه ۸۳۵ - میں سات برس کي حکومت کے بعد بھائیوں کے ھاتھه سے شہید ھوا ' حالانکه دشمنوں کي تلوار سے اسے کوئي خوف نه تھا ! !

سلطان جمال الدین اپنے عہد میں جمال چہرۂ اسلام اور رونق مجلس ملت تھا - فتوحات کي کثرت اور رقبۂ حکومت کي وسعت میں اپنے پیشروؤں سے همیشه اقدم اور علم و فضل کا همیشه قدردان رھا - اوسکے دربار میں فقہا و علما کا مجمع رهتا تھا - عدل و انصاف میں وہ تعلیم اسلامي کا ایک صحیح اور کامل ترین نمونه تھا -

مساوات اسلامي

ایک عدیم النظیر مثال

اوسکي زندگي کا ایک واقعه بھولنے کے لائق نہیں - وہ عدل و مساوات اسلامي کي ایک مثال جلیل و عظیم ھے -

ھم جب کہتے ھیں که اسلام کا نظام حکومت جمہوري ھے ' ھم جب کہتے ھیں که مساوات بین الناس اصل نظام حکومت اسلامیه ھے ' ھم جب کہتے ھیں که عدل عمومي اساس بناے خلافت نبوي ھے ' تو اسپر مخالف کہتے ھیں که یه متاع عزیز تمھاري دکان میں کہاں ؟ یه مصنوعات و مخترعات تو یورپ کي نقل و محاکات ھیں - لیکن اے غریب مدنیۃ اسلامي ! اور اے ناآشناے حقیقت ملت حنیفه ! تجھے کیا بتائیں که ھمارے امانت خانوں میں اس جنس کي کتني فراواني ھے ؟ مدینه ' دمشق ' بغداد ' اور قرطبه کے افسانے تجھے کب تک سنائیں ؟ اور دور خلافۃ اسلامیه کا مرقع مقدس تیرے لیے کیونکر نظر افروز ھو ؟ دیکھه ! وحشت زار افریقه میں ' جسکا ھر باشندہ بیسویں صدي کے یورپ کے نزدیک احقر خلق الله اور مستحق ھر ذلت و لعنت ھے ' ھم نے عدل و مساوات کي کیسي مثالیں پیش کي تھیں ؟

سنا ھوگا که امریکه کے حبشیوں کو فرزندان تہذیب سپید نے تیل چھڑک اسلیے زندہ جلا دیا تھا که اوسکے ایک بھائي نے ایک یوروپین کو دنگل میں زیر کردیا تھا ' خود افریقه میں تم نے سنا ھوگا که یورپ کي ایک عظیم الشان اور مدعي تہذیب و مدنیت حکومت کے ایک بہت بڑے جنرل نے ' ایک بوسیدہ لاش کي هڈیوں کے مدفن کو اس جرم میں کھود ڈالا تھا که اوسنے اپنے وطن مقدس کي محافظت کي تھي !

لیکن اسي افریقه کے ایک گوشے میں چارسو برس پیچھے چلو ' ھم تمھیں ایک دوسرا منظر دکھاتے ھیں -

سلطان جمال الدین کے ایک چھوٹے سے بچے نے کھیل میں اپنے ایک ھم عمر لڑکے کا ھاتھه توڑ دیا - شہزادے کي شکایت ایک غریب لڑکے کے والدین کیا کرتے ؟ خاموش ھو رھے - اتفاقاً کچھه دنوں کے بعد خود سلطان کو اسکي اطلاع ھوگئي - بر سر دربار شہزادے کو قصاص کیلیے طلب کیا - یه کیا عجیب اور ما فوق العادہ منظر تھا ! سلطان باپ تخت پر متمکن تھا - مجرم فرزند سامنے کھڑا تھا ' غریب لڑکا اور اوسکے والدین دوسري جانب تھے - سلطان نے قصاص کا حکم خود اپني زبان سے دیا - امرا شفاعت و سفارش کیلیے اپني اپني جگه سے اٹھے ' مگر اُس پیکر عدل نے صاف انکار کردیا - خود اولیاء مدعي نے شہزادے کي معافي کا باواز بلند اعلان کیا - اسپر بھي سلطان راضي نہوا - بالاخر دربار کو اس منظر کي تاب نه رھي - ھر طرف سے آواز گریه و بکا بلند ھوگئي ' سلطان سفارشوں کي صداؤں ' عفو و درگذر کي آوازوں ' اور گریه و بکا کے شور میں زنجیر محبت پدري کو توڑ کر آگے بڑھا ' اور خود اپنے ھاتھه سے قصاص لیا ! !

کس کیلیے ؟ ایک غریب لڑکے کیلیے ! کس سے لیا ؟ اپنے جگر گوشے اور اپنے جان و دل سے عزیز تر محبوب فرزند سے لیا ! !

آہ ! کوئي چیز اوسکو اداے فریضۂ مساوات اسلامي سے نه روک سکي ! !

یورپ ! تو مساوات کا کس منہه سے مدعي ھے ' جب ایک سڑک کي راستي و کبھي تجکوریا کے خون سے زیادہ عزیز ' اور ایک پورے ملک کي قیمت تیرے بازار مساوات میں ایک گورے انسان کے خون سے زیادہ گراں ھے ؟

شاھان حبش کي موت و انقلاب

(حطي) اسحاق بن داود بن سیف ارعد ' سلطان جمال الدین کے عہد میں مرگیا - یه واقعه سنه ۸۳۳ - کا ھے - اسکے بعد (اندر اوس بن اسحاق) بادشاہ ھوا - چار مہینے کے بعد یه بھي مرگیا - اسکي جگه پر اسکا چچا (ھربناي بن اسحاق) تخت نشین ھوا یه بھي چند مہینوں سے زیادہ زندہ نه رھا - ان سب کے بعد اسحاق کا بیٹا (سلمون) بادشاہ ھوا اور آخر عہد تک قائم رھا -

عسر و یسر، اوج و حضیض، اور صدق و کذب، سب لازم و ملزوم هیں اور قوانین قدرت مقتضي هیں که انسان دونوں کو آزمائے -

هاں تاریخ عالم یه بتاتي هے که زمانه کي گردش نے حامیان صداقت کو همیشه چکر میں رکھا هے -

صدق و کذب کے مقابله میں اگرچه کوته بیں نظریں اس سطحي فتح کو جو انسانوں کي بد باطني کے سبب سے کذب کو صداقت پر حاصل هوتي هے، دائمي جاننے لگتي هیں، مگر ماضي کے واقعات اس کي تردید کرتے هیں اور بالاخر سچي فتح صداقت هي کو نصیب هوئي هے -

مصیبت و آزمایش دنیا میں صرف انساني طبائع کي مستقل مزاجي، حقیقي شکر گزاري، اور سچي هدایت کي آزمایش کے لیے هوتي هے -

مبارک هے وه شخص جو ایسي آزمایش میں پڑے، اور پھر قابل رشک هے وه ذات جو ایسي آزمایش میں سے کامیاب هوکر نکلے -

میں بذات خود ایسي گردش اور ایسي مصیبت کو نعمت عظمی سے تعبیر کرتا هوں - اپنے لیے همیشه اسي امر کا خواهشمند هوں اور اسي لیے آپ کو بھي بحیثیت ایک مخلص کے همیشه اس قسم کي مصیبتوں اور اس قسم کي آزمائشوں میں پھنسا هوا دیکھنا چاهتا هوں - قومي جذبات کا پاکیزه درد وه درد هے، جس کي لذت سے شاید هي کوئي انسان واقف هوکر گریز کرے - میں تو ایسے درد کو خدا سے چاهتا هوں -

دنیا اعتباري هے - هم دیکھتے هیں که ایک شے هي مختلف موقعوں کے لیے حسن و قبح ثابت هوئي هے - پا به زنجیر هونا اور قید بھگتنا صرف جرم و گناه کي پاداش کے لیے هوتا هے اور اسي لیے اس کو عوام نفرت و حقارت کي نگاه سے دیکھتے هیں، مگر وهي زنجیریں ایک حیثیت سے قابل زینت زیور تصور هوتي هیں، جبکه انسان اپنے فرائض دین اور واجبات قومي کے لیے پا به زنجیر، طوق به گلو، اور بالاخر مگر سب سے مبارک، سر بر دار هو -

هلال نکلا - بدر بنا، گہن لگا، تھوڑي دیر رهیگا، مگر هلال پھر هلال هوکر عروج اختیار کریگا - انشاء الله - مجھے دلي همدردي هے -

میں اپني طرف سے چھه روپیه چھه آنه کي ناچیز رقم خدمت والا میں پیش کرتا هوں !

گر قبول افتد زهے عز و شرف

میں بھي فوراً تار دیتا مگر وه چھه آنه کے پیسه بھي ضائع هوتے دیکھکر اسي رقم میں شامل کردیے گئے -

آپ کا مخلص خادم

احقر - ایڈیٹر افغان - پشاور

السلام علیکم - اخبار زمیندار سے معلوم هوا که الهلال سے بھي ۲ - هزار کي ضمانت طلب کي گئي هے، اسکے معني یه هیں که تمام پیروان کلمهٔ توحید سے ضمانت مانگي گئي هے - مبلغ ایک روپیه کي حقیر رقم آج ارسال خدمت هوگي - یقین رکھیے که آپکي کوششیں بیکار نهیں گئیں - وه اپنا کام پورا کرچکي هیں اور اب ان باتوں سے کچھه نهیں هوتا -

(احمد علي بي - اے)

ترجمه اردو تفسیر کبیر

جسکي نصف قیمت اعانهٔ مهاجرین عثمانیه میں شامل کي جائیگي - قیمت حصهٔ اول ۲ - روپیه - ادارهٔ الهلال سے طلب کیجیے -

شهداء کانپور اعلی الله مقامهم !

الله الله ! ایها المسلمون !

سنگ را دل خوں شود از نالهاے زار من
ایں دل فولاد تو یک ذره سرهاں گیر نیست ؟

یه ان یتیم اور بیواؤں کي درد بھري آوازکي فغاں سنجي هے جنکو کانپوري شهدا اپني ابد الاباد مفارقت کا صدمه دے کر جام شهادت نوش فرما گئے اور ان کیلیے یک شبینه نان جویں اور هفت روزه ستر پوشي کا سامان بھي نه چھوڑ گئے - بلکه ان کے رهے سہے ممد و معاون جو دن بھر مزدوري کرکے شام کو پیٹ پال لینے کا کوئي ذریعه بہم پہنچا سکتے تھے، وه بھي اسي رنج و غم میں بجرم دیوانگي طوق و سلاسل پہن کر محبوس پڑے هیں !

زیں مصیبت قوم را بادیدهٔ پرخوں نگر
گر ندیدستي سحاب خوں چکاں را بر زمیں

اب انکے بچوں کي آه و زاري اور بیکس بیوه اور بے بس ماؤں کي بیقراري کا سننے والا بجز اس ذات برحق کے کون هے ؟

مسلمانو ! خدارا هوش میں آؤ، اپنے جذبات اسلامي کا اثر دکھاؤ، قوت ایماني کا ثبوت دو ! تم مسلمان هو، تمهارے دلوں سے نعرهٔ الله اکبر کي صدائیں بلند هوتي رهي هیں، تمهارے هاتھوں نے دنیا کو مسخر کرلیا تھا، تمهاري همدردیوں نے اعدا کے دلوں میں جگه کرلي تھي، اور تمهاري فیاضیاں ضرب المثل هوچکي هیں - ابھي ابھي اس گئے گذرے زمانه میں بھي یونیورسٹي اور جنگ طرابلس و بلقان میں اپني پھٹي جیبوں سے کرم و بخشش کا شاهانه ثبوت دے چکے هو :

اے که بودي افتخار دین و دنیا پیش ازیں
داستانت یاد دارد هم زمان و هم زمیں

پھر کس خوف، کس بے همتي، اور کس بے حسي نے تمکو کانپوري مظلوموں کي اعانت سے روک دیا ؟ گورنمنٹ تو تمکو ان همدردیوں سے نهیں روکتي - قانون جایز حقوق کے طلب کرنے سے مانع نهیں هوتا - طلب و استدعا کے هاتھه قطع نهیں کیے جاتے - منصف حکام ان همدردیوں سے برهم نهیں هوتے - پھر کیا تم اپني مساجد و معابد کي حرمت برقرار رکھنا نهیں چاهتے ؟ کیا اپنے حقوق کي پامالي پر تمکو تاسف نهیں هوتا ؟ کیا مظلوم اور بے قصوروں کي اعانت تمهارے ملک میں جایز نهیں ؟ فبای حدیث بعد الله و ایاته یومنون ؟

فخر قوم مسٹر مظهر الحق جیسے فداے قوم سے همدردي کا سبق لو اور اپني زندگي کا ثبوت دو :

شیر شو، شیرانه در صحراے شیران پاے نه،
مرد شو، مردانه پند ناصحان را گوش دار !

هندوستان میں سات کروڑ مسلمانوں کي آبادي هے، اگر ایک پیسه في نفر کا اوسط رکھه کر بھي کانپوري مظلوموں کي عزا داري کیجاتي تو (۱۰,۹۳,۷,۵۰) دس لاکھه ترانوے هزار سات سو پچاس روپیه جمع هو سکتا تھا ! حالانکه تخمینهٔ اخراجات صرف دو ڈھائي لاکھه بتایا جاتا هے جو ایک چوتھائي آبادي مسلمانان هند کي پورا کرسکتي هے - کیا هم ایسے گئے گذرے که دین الهي کے ایسے مهتم بالشان کاموں میں ایک ایک پائي چنده کا بھي اوسط پورا هونا هم سے مشکل پڑگیا ؟ یاد رکھو که یه اس آزادي کي پهلي منزل هے جس میں چل کر بیبا کانه اپنے حقوق کو تم گورنمنٹ سے طلب

من از آں حسن روز افزوں کہ یوسف داشت ، دانستم
کہ عشق از پردہ عصمت بروں آرد زلیخا را

مولانا المعظم

مبارک ہو کہ الہلال کے حسن و جمال و صدق مقال نے باوجود اپنے مخصوص اثر اور قوت و عظمت کے ، اسدرجہ سحر کاری کی کہ بالاخر گورنمنٹ عالیہ تاب صبر نہ لاسکی - البتہ یہ عجیب بات ہے کہ صرف دو ہزار روپیہ ہی میں اوس سے سر دست راضی ہو رہی ہے ! حضرت آپ تو ازاد ہیں - پھر بقول سعدی :

قرار در کف آزادگاں نہ گیرد مال
نہ صبر در دل عاشق نہ آب در غربال

آپکی جیب تو خالی ہوگی مگر ناظرین الہلال یقیناً علی قدر مراتب اس رقم کے ادا کرنے میں ذرا بھی تامل نہ فرمائیگے - آج ہندوستان میں اس سرے سے اُس سرے تک لاکھوں عشاق الہلال پھیلے ہوے ہیں - قصبوں اور دیہاتوں تک میں اسکے سیکڑوں جاں نثار موجود ہیں ، روپیہ تو کیا شے ہے ، جان تک پیش کرنے کیلیے حاضر ہیں - ابھی یہ خبر اچھی طرح مشتہر نہیں ہوئی ہے - خدا را جلد اپنے ارادہ سے مطلع فرمائیے اور عجلت کیساتھہ گورنمنٹ اور الہلال میں رشتۂ محبت مستحکم کرا دیجئے -

خوشا وقتے و خرم روزگارے کہ یارے برخورد از وصل یارے

والسلام

مظہر الحق نعمانی - ردولوی

افتخار المسلمین ، رأس الموحدین حامی اسلام ، مرجع خواص و عوام ، ادام اللہ مجدکم !

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ - ہمدرد سے معلوم ہوا کہ الہلال سے بھی دو ہزار روپیہ کی ضمانت طلب کیگئی ہے - یہ سنکر جو صدمہ میرے قلب معزوں پر ہوا - اسکی تشریح خارج از تحریر ہے - اللہ تعالی جناب کو حوادث ارضیہ و سمائیہ سے ہمیشہ محفوظ رکھے ! آمین - جو اصلاح جناب نے گمراہان بادیۂ ضلالت کی بذریعہ الہلال فرمائی ہے ، اور جس خوش اسلوب پیرایہ میں قرآن کریم کے حقائق و معارف سیاسیہ سب سے پہلی مرتبہ قوم کے سامنے پیش کیے ہیں ، اوسنے غافلونکو بیدار ، جاہلونکو ہوشیار ، اور بے دینونکو دیندار بنا دیا ہے ، اور اسکی خدائی رو کو اب کوئی روک نہیں سکتا - اونکے دلونمیں ایک پائدار حرکت آزادی کی پیدا ہوگئی ہے - مولانا - آپنے اپنے اس طرز عمل سے قلوب مسلمین میں وہ رفعت اور عظمت پیدا کرلی ہے جسمیں دوسرونکو کم حصہ ملا ہے - و ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء

محمد اسحاق مدرس مدرسہ اسلامیہ
از قصبہ لاہر پور - ضلع سیتا پور

اخبار زمیندار میں یہ دیکھکر کہ آپسے بھی ضمانت طلب کی گئی ہے ، طبیعت کو جس درجہ صدمہ پہنچا ، عرض نہیں کرسکتا - صاف صاف کیا کہوں ؟ بس دعا ہے کہ خداوند کریم گورنمنٹ پر اور ہم سب پر رحم فرماوے - اب وہ ایسے لوگوں پر متوجہ ہونے کی آخری غلطی کر رہی ہے ، جنکے ایک اشارہ چشم کے کروروں انسان منتظر ہیں !

میری یہ لفظی ہمدردی ہی نہیں ہے - اپنی حیثیت کے مطابق عملی خدمت گذاری کرنے کیلیے بھی جان و دل سے حاضر ہوں -

مجھے معلوم نہیں کہ الہلال کے ناظرین کا دائرہ کسقدر وسیع ہے ؟ تاہم سیلوں ، برما ، افریقہ ، عدن ، اور ہنگ کانگ تک اسکے اوراق لوگوں کے ہاتھوں میں دیکھے گئے ہیں - میرے طرف سے یہ تحریک درج اخبار فرما دیجیے کہ ہم ناظرین اسکو اپنا دینی فرض تصور کرتے ہیں کہ رقم ضمانت اپنی جیبوں سے ادا کردیں ، اور آئندہ بھی جب کبھی ضرورت ہو تو چند لمحوں کے اندر روپیوں کا ڈھیر لگا دیں - ناظرین الہلال سے درخواست ہے کہ وہ اپنی حیثیت کے مطابق رقوم اعانت دفتر الہلال میں بمد ضمانت بھیجدیں گے -

ہمدرد و کامرید کے ضمانت فنڈ میں بھی دفتر زمیندار کو پیشتر بھیج چکا ہوں -

نیاز مند مجید حسن بی - اے - ایل - ایل - بی

طلبی ضمانت کا حال معلوم ہوا - میرے خیال میں جس دن آپنے اپنا مقدس رسالہ نکالا تھا ، اوسی دن سے اس حکم کے متوقع ہونگے - مگر امید ہے کہ یہ حکم بلکہ اسی قسم کے صدہا احکام آپکے اُن ارادوں کیلیے جو ارادۂ الہی کے ماتحت ہیں ، پر کاہ کے برابر بھی وزنی ثابت نہونگے - ۸ - روپیہ ضمانت فنڈ میں پیش کرتا ہوں امید کہ قبول فرمائیں گے -

پانچ روپیہ ٹونک سے بھی آپکے خدمت میں روانہ کیے جا چکے ہیں -

حسن مرتضی رضوی (امروہہ)

تیغوں کے سایہ میں ہم پلکر جواں ہوے ہیں
خنجر ہلال کا ہے قومی نشان ہمارا
باطل سے دبنے والے اے آسماں نہیں ہم
سو بار کر چکا ہے تو امتحاں ہمارا

یا مولانا

السلام علیکم ، مبارک ہیں آپ لوگ - کہ معشوق کی نظر عنایت سے بھی محروم نہیں ، اور پھر قوم میں وہ رتبہ کہ بڑے بڑونکو نصیب نہیں ، میں کہہ نہیں سکتا کہ مجھے کسقدر خوشی ہوئی جسوقت کہ میںنے زمیندار میں یہ دیکھا کہ سر جیمس مسٹن صاحب کا کاری مگر تفریح بخش وار آپکے دل کو بھی مجروح کر گیا - انشاء اللہ ائندہ فتح و نصرت کی اس کو ابتدا سمجھیے (۱ - ۱ - علوی قیس) - از کاکوری - لکھنؤ -

---

خدا جناب کو اپنے مقدس ارادوں میں کامرانی نصیب کرے اور مصائب روزگار کے مقابلہ میں فتح و نصرت عطا فرماے ! آپ کے لیے میری طرف سے تلقین صبر و استقلال کی تو ہو بہو ایسی ہی مثال ہے ، جیسی آفتاب کو شمع دکھانا ، یا دریا کے آگے روانی کے معنے بیان کرنا ، لیکن پھر بھی دو چار الفاظ طبیعت کے اصرار سے حوالۂ قلم کیے دیتا ہوں -

مگر حیران ہوں کہ کیا لکھوں اور کس پیرایہ میں اپنے مافی الضمیر کا اصلی نقشہ کاغذ پر کھینچوں ؟ تلاطم جذبات سلسلۂ خیالات کو قائم رہنے نہیں دیتا ، اور پرواز تخیل اظہار مطلب سے مانع ہے - جب سے میں نے طلبی ضمانت کا حال سنا ہے ، سوچ رہا ہوں کہ آپ کو مبارکباد دوں یا قوم سے اظہار ہمدردی کروں ؟ ایسے زندہ افراد قوم کی موجودگی پر فخر کروں یا اپنی شومی قسمت پر ماتم ؟ لیکن جانتا ہوں کہ یہ جو کچھہ ہوا ہے ، کوئی نئی بات نہیں - مشاہدات روزانہ اس امر کی تصدیق کرتے ہیں کہ دنیا کی تمام ہستیاں اپنی اپنی ضد کی بدولت قائم ہیں ، حیات و ممات

معمد حسین دکنی ' اور مولوی غیاث الدین رامپوری کی سند دوں ؟

اسکے بعد آپ " واقعات " کو " دلایل " کے معنی میں استعمال کرتے ہوے لکھتے ہیں :

" افسوس ہے کہ بہار عجم وغیرہ اس وقت سامنے موجود نہیں ورنہ غالباً " بقید صفحہ و سطر " میں بتا سکتا کہ فارسی کے متعدد لغت نویسوں نے حظ کو لذت و مسرت کے معنی میں استعمال کرنے کی " افسوس ناک غلطی " کی ہے "

" عظیم الشان بہار عجم " کے نہ ملنے پر آپ کو جو افسوس ہے ' اسمیں مجھے آپ سے ہمدردی ہے ' مگر ساتھہ ہی خود غرضانہ اسکی خوشی بھی ہے کہ اگر خدا نخواستہ دلائل قاطعہ و براہین ساطعہ کی یہ تیغ بے امان آپکے ہاتھہ آجاتی تو نہیں معلوم میری معروضات کی مسکین ہستی کا کیا حال ہوتا ؟

پھر لطف یہ ہے کہ آپ " بقید صفحۂ و سطر " بتلا دیتے ' اور اسکے بعد غالباً قرنوں اور صدیوں تک کیلیے " حظ بمعنے لذت " کا علم ثبوت سرزمین لغات فارسیہ و اصطلاحات علمیہ میں نصب ہوجاتا !! و ذالک مبلغہم من العلم !

اسکے بعد دلائل و اسناد کی ایک عظیم الشان صف رو نما ہوتی ہے جسکے سر خیل حلقہ حضرت " غیاث اللغات " ہیں اور انکے پیچھے پیچھے علامۂ پامر ' مولانا رینکس ' محقق اسٹین گاس ' فارسی لغات کی موت و حیات کا سررشتہ سنبھالتے ہوے تشریف لا رہے ہیں ' اور سب کے آخر میں خود جناب ہیں ' جو فن لغت کی اس مہیب نمایش کے بعد مجھے دعوت غور و فکر دیتے ہیں اور فرماتے ہیں :

" غور فرمائیے کہ یہ " اہل لغت " نہ صرف حظ کو لذت کے معنے میں استعمال کرتے ہیں بلکہ اس سے جتنی تراکیب پیدا کرتے ہیں ' اُن سب میں بھی حظ کے معنے لذت اور " صرف لذت " کے لیتے ہیں " !

جب آپکی واقفیت کا یہ حال ہے تو ارباب علم انصاف کریں کہ اب میں کیا کہوں ؟ آپ کو کون سمجھاے کہ کسی فارسی لغت کا نولکشوری پریس میں چھپنا ہی دلیل وقار نہیں ہے ' اور نہ اسمیں آپکے حسب مطلب حظ کے لفظ کا ملجانا مستند ہونے کا کوئی ثبوت - اپ غالب کے " ایک " شعر پر معترض ہیں ' جس نے (قاطع برہان) لکھکر ہمیشہ کیلیے ہندوستانی لغت نویسوں کی آبرو مٹا دی ' مگر مسکین ٹیک چند کے نہ ملنے پر آپکو افسوس ہے ' اور پورا یقین ہے کہ اگر (بہار عجم) کسی طرح میسر آجاتی تو " بقید صفحہ و سطر " بتلاکر آپ اس بحث کا خاتمہ کردیتے - حالانکہ جہاں (معمد حسین دکنی) کو کوئی نہیں پوچھتا ' وہاں (ٹیک چند) کا نام لینا ایک ایسی بات ہے ' جو صرف آپ ہی سے ممکن تھی -

" بہار عجم " کے نہ ملنے کے " افسوس " کے بعد " خوش قسمتی " سے غیاث اللغات آپکی " میز " پر نکل آتی ہے - چنانچہ آپ لکھتے ہیں :

" خوش قسمتی سے غیاث البتہ میز پر موجود ہے اور اسکی عبارت یہ ہے .... "

افسوس ہے کہ آپکی اس " خوش قسمتی " میں بھی مجھکو " بدقسمتی " سے خلل انداز ہونا پڑیگا - میں پوری ذمہ داری کے ساتھہ آپکو بتلانا چاہتا ہوں کہ غیاث اللغات کا نام فارسی لغات کی بحث میں لینا نہایت تمسخر انگیز ہے - استدلال تو بجاے خود رہا ' کوئی فارسی داں شخص اپنی میز پر اسکو جگہ دیکر آپکی طرح خوش قسمت ہونا بھی پسند نہیں کریگا -

اسکے بعد آپنے چند انگریزی لغات کا حوالہ دیا ہے - یہ حوالے تمام پچھلے حوالوں سے بھی بڑھکر افسوس ناک ہیں - آپ کو اردو سے تو اتنی ہمدردی ہے کہ عربی لغات کے ذکر پر متاسف ہوتے ہیں اور لکھتے ہیں :

" اس سے زیادہ افسوس ناک امر یہ ہے کہ خود اردو بولنے والوں کو اردو لغات کی تحقیق کے لیے عربی لغات کی جانب رجوع کرنا پڑے "

رجوع تو کسی نے نہیں کیا تھا - لیکن بہر حال آپکو اسپر افسوس ضرور ہے - پھر خدا را مسکین فارسی پر بھی رحم کیجیے ' جسکی لغات کیلیے باوجود ہزاروں دواوین و کلام شعراء فرس کے ' آپ ہمیں (پامر) کی چوکھٹ پر ناصیہ فرسائی کی دعوت دے رہے ہیں - محض اس حق کی بنا پر کہ " وہ کیمبریج میں عربی کے پروفیسر ہیں " !!

اِن مباحث میں آپکی معذوری واضح ہے ' تا ہم ایک غلطی تو آپکا ادعائی اصرار ہے ' اور پھر دوسری غلطی ثبوت کیلیے لاحاصل کوشش کرنا - اسی کا نتیجہ ہے کہ آپنے اپنے طریق اثبات و استدلال میں اُس سے زیادہ افسوس ناک غلطی کی ہے ' جو موضوع بحث میں آپ کرچکے ہیں -

اغـــلاط استـــدلال

ایک شے ہے دعوا اور ایک چیز ہے استدلال - آپنے دونوں میں غلطیاں کیں - آپ فرماتے ہیں کہ حظ بمعنی لذت اصطلاحات علمیہ میں صحیح ہے ' اور پھر دلائل پیش کرتے ہیں - اپکے دعوے کی نسبت عرض کرچکا ہوں - لیکن اس سے زیادہ غلطیاں آپکے طریق استدلال نے پیدا کردیں :

(۱) آپنے یہ غلط اصول قائم کردیا کہ اردو کی عام بول چال اصطلاحات علمیہ میں مستند ہے -

(۲) آپنے ضمناً فرہنگ آصفیہ کو اردو لغات کی بحث میں قابل استناد قرار دیا ' حالانکہ (مصنف فرہنگ معاف رکھیں) اسے یہ حیثیت حاصل نہیں -

(۳) پھر اس غلط فہمی کا دروازہ کھولدیا کہ لغات فارسی کی بحث میں غیاث اللغات کی سند معتبر ہے - اسکا نتیجہ یہ نکلے گا کہ لوگ بلا تکلف غیاث کا حوالہ دینا شروع کردینگے اور پھر دوبارہ اس لغوی ایجی ٹیشن کا ارباب فن کو مقابلہ کرنا پڑیگا جو مرحوم غالب نے (قاطع برہان) لکھکر اپنے سامنے آمادۂ پیکار پایا تھا -

(۴) اس سے بھی بڑھکر ظلم اکبر یہ کیا کہ فارسی لغات کی بحث میں انگریزی کی فارسی لغات کو مستند قرار دینے کی بدعۃ سیئۂ کبیرہ کی بنیاد رکھی ' جو فی الحقیقت ایک اشد شدیدہ " فتنۂ لغویہ " ہے اور جو اگر چل نکلا تو اردو اور فارسی زبان کا بھی مذہب و اخلاق کی طرح خدا حافظ !

پس مجھکو جو اس تفصیلی تحریر کی ضرورت ہوی تو صرف اصل بحث ہی کے متعلق ازالۂ اغلاط کا خیال محرک نہ تھا ' بلکہ زیادہ تر یہ خیال کہ آپکے طریق استدلال کے اغلاط نے اصل غلطی سے بڑھکر چند غلطیاں اور پیدا کردی ہیں ' اور وہ ایسی ہیں کہ اگر انکو ظاہر نہ کیا جاے تو لغات و زبان کے متعلق ایک اصولی غلط فہمی میں لوگ گرفتار ہوجائیں گے - اگرچہ واقف کاروں کیلیے انکی غلطیاں بالکل واضح و غیر محتاج انکشاف ہیں -

پس ضرور ہے کہ اس حصۂ بحث کے متعلق میں یہ ظاہر کردوں کہ :

(۱) غیاث اللغات کوئی مستند لغت نہیں - اسکا حوالہ فارسی لغات کے مباحث میں بیکار ہے -

المسئلة والمناظرة

الفتنة اللغدویه !

حظ و کرب یا لذت و الم ؟ (۱)

ما لهم بذلك من علم ان يتبعون الا الظن (۵۳ : ۳۰)

(۲)

اسکے بعد آپ لکھتے ھیں :

" اگر آپ کے اصول کو وسعت دي جاے که هر اردو لفظ کي " تحقیق " اس زبان کے لغت سے کرني چاهیے جس سے وہ ایا ہے تو اردو کے پاس باقي کیا رهجاتا ہے ؟ "

آپنے " تحقیق " کا لفظ لکھا ہے - اورگو میں نے اس اصول کي طرف کہیں اشارہ نہیں کیا مگر واقعي هر لفظ کي " تحقیق " تو اسي زبان کي لغت هي سے کرني پڑیگي ' جس سے وہ آیا ہے - یہ تو ایک قدرتي اور ناگزیر امر ہے - لیکن میں سمجھتا هوں که غالباً یہاں آپکا مقصود " تحقیق " نہیں ' بلکه " صحت استعمال " اور " جواز استعمال " ہے - جلدي میں آپ تحقیق کا لفظ لکھہ گئے ھیں -

پھر یہ کیسي عجیب بات ہے که آپ عام الفاظ اور مخصوص اصطلاحات علمیه میں فرق کرنے سے اپنے تئیں مقصر ظاهر کر رہے ھیں ' حالانکه اگر آپ چاهیں تو اس فرق کو محسوس کرنا کچھہ مشکل نہیں - میں ابتدا سے کہہ رہا هوں که اردو کے عام الفاظ کا سوال نہیں بلکه اصطلاحات علمیه کا ہے - میں نے کہیں یہ اصول پیش نہیں کیا که هر مهند لفظ کا استعمال اسي وقت صحیح هو سکتا ہے جبکه وہ اپنے اصلي زبان کي لغت سے بھي ان معاني میں صحیح ثابت هوجاے - میري گذارش تو صرف " اصطلاحات علمیه " تک محدود ہے اور اسي لیے " مثنوی زهر عشق اور علم النفس " کا سوال آپکے سامنے پیش کرچکا هوں - آپ سنتے ھیں ' میرے سوال کو دهراتے ھیں ' اسکو " ایک نا قابل انکار حقیقت " قرار دیتے ھیں مگر پھر جواب نہیں دیتے ! فیصله هو تو کیونکر ؟

گوش اگر گوش تو و ' ناله اگر نالهٔ من
انچه البته به جاے نه رسد ' فریاد ست !

[بقیه مضمون صفحه ۱۷ کا]

کر سکوگے اور اپني حریت و آزادي کا سچا ثبوت بہم پہنچا سکوگے - اگر اس وقت تم نے اپني حیات طیبه کي کوشش نه کي تو پھر اپنے آپ کو همیشه کیلیے زندہ درگور سمجھو - ایسي آزادي وحریت پسندي کے زمانه میں بھي خاموش رہے تو پھر خاتمه ہے -

گر نه گردد قوم ما بیدار ازین خواب گران
روئے اسایش نه بیند تا به روز واپسین

مظهر الحق نعماني ردولوي
ضلع بارہ بنکي

آپ نے جس نکتهٔ علم اللسان کي طرف اشارہ کیا ہے اور پھر خود بخود میري " حیراني " کي علاج فرمائي پر متوجه هوے ھیں ' میں اسکو دو مرتبه خود وکیل میں لکھہ چکا هوں ' جبکه چند الفاظ عربي و انگریزي کي بحث چھڑ گئي تھي -

اِن دلائل و براهین واضحه و بینه کے بعد آپنے اِس بحث کا خاتمه کر دیا ہے اور عدالت برخاست هوگئي - چنانچه آپ لکھتے ھیں :

" اصل مسئله ختم هوگیا "

گر یوں هي تو قاعدہ اچھا ٹھہر گیا

اگر کسي " مسئلے کے ختم کرنے " کا یہي طریقه ہے که اصلي فیصله طلب امور کو نذر تجاهل و تغافل کر کے اختتام بحث کا اعلان کر دیا جاے ' تو پھر بحث میں صرف وقت کرنے سے کہیں بہتر خاموشي و اعراض ہے - هم کو کوئي شخص مجبور نہیں کرتا که هم بولیں - لیکن اگر بولیں گے تو پھر بات کرنے والوں هي کي طرح بات کرني پڑیگي -

میں نے اس بارے میں جو کچھہ لکھا تھا اسکو گذشته نمبر میں چھہ دفعات کے اندر عرض کرچکا هوں - مسئلے کے " خاتمے " کا یہ حال ہے که ان میں سے کسي ایک امر کے متعلق بھي آپنے غور نہیں کیا اور جتنا کچھہ کیا ' اسکا بھي یہ حال ہے که وہ گویائي پر خاموشي کي ترجیح و تقدم کي ایک مثال تازہ سے زیادہ نہیں !

* * *

اس بحث سے فارغ البال هوکر آپنے " حظ " کو بمعني مفروضهٔ لذت فارسي سے ثابت کرنا چاها ہے - حالانکه پہلي بحث کي طرح یہ موضوع بھي آپکے بس کا نه تھا اور آپکے لیے اور نیز هر اس شخص کیلیے جو آپکے سي حالت رکھتا هو ' یہي بہتر ہے که وہ ان امور میں دخل نه دے جنسے نا واقف ہے -

میں همیشه اپني معروضات میں بحث کے ان پہلوؤں سے نہایت احتراز کرتا هوں ' جنسے مخاطب کي واقفیت یا علم کے متعلق کوئي مخالف خیال پیدا هوتا هو که یہ طبائع کو رنجیدہ اور بحث کو مقصد سے دور کردینے والي باتیں ھیں - اور اسي بنا پر " حظ و کرب " کے بارے میں بھي میں نے با وجود ضرورت کے اس سے احتراز کیا ' لیکن آپ کا لا حاصل اصرار بڑھتا جاتا ہے اور اس سے ضمنا زبان اور فارسي لغات کے متعلق نہایت سخت غلط فہمیاں اور ونکے لیے پیدا هوجانے کا خوف ہے - اسلیے اب مجبوراً عرض کرتا هوں که آپ ان کاموں میں کیوں پڑتے ھیں جنکي نسبت نه تو آپ کو علم ہے اور نه واقفیت ؟ میں نے (حظ) کے متعلق غالب کا ایک شعر لکھدیا تھا ' اور صرف اسلیے که اتفاقاً اس وقت یاد آگیا - کوئي لفظ سند یا استدلال کا وهاں نه تھا - اسپر آپ متعجب هوکر لکھتے ھیں :

" اور اسکے ثبوت میں غالب کا " ایک " شعر پیش کرنا آپ کافي سمجھتے ھیں ' جس میں حظ کو حصے کے معني میں استعمال کیا گیا ہے "

میں نے بطور سند کے تو لکھا نہیں تھا - کیونکه ایک ایسي بات لکھہ رہا تھا ' جس سے آپکو مستثنی کردینے کے بعد هر فارسي داں واقف ہے - لیکن اگر اسکو تسلیم بھي کر لیا جاے تو آپکے اس " ایک " پر زور دینے کا مطلب بالکل سمجھہ میں نہیں آتا - کیا آپکا مطلب یہ ہے که اس موقعه پر دو چار سو شعروں کي ضرورت تھي ؟ اگر غالب کا شعر پیش نه کروں تو کیا ٹیک چند بہار '

(۲) اتنا ہي نہيں بلکہ بہار عجم وغيرہ لغات جو آجکل چھپکر شائع ہوگئے ہيں ' قطعاً غير معتبر' تمسخر انگيز' اغلاط سے مملو' اور نا قابل استناد ہيں - جن حضرات کي ان کتابوں پر نظر ہے ' اور جنھوں نے وہ مباحث ديکھے ہيں جو " برہان قاطع " کي اشاعت کے بعد تحرير ميں آے' نيز اُن رسائل پر بھي نظر ڈالي ہے' جو ان لغات کي حمايت ميں مثل مويد البرہان' ساطع برہان' تيغ تيزتر' قاطع قاطع' وغيرہ وغيرہ لکھے گئے' اور پھر قاطع برہان کے اُس دوسرے ايڈيشن کو بھي ديکھا ہے جو (درفش کاورياني) کے نام سے شائع ہوا تھا؛ ان سے يہ امر پوشيدہ نہيں -

(۳) يورپ کے بعض مستشرقين نے جو لغات لکھي ہيں انکا حوالہ بہ حيثيت سند لغت کے بالکل غير معتبر ہے - عام طور پر مستشرقين فرنگ کا يہ حال ہے کہ وہ مشرقي علوم و السنہ کے متعلق بعض اپنے مخصوص مباحث عاميہ ميں نہايت مفيد و نادر مطالب پيدا کرليتے ہيں جن پر خود اس زبان کے بولنے والوں کو دسترس نہيں' ليکن اسکے يہ معني نہيں ہوسکتے کہ لغات و ادب کي بحث ميں انکي سند معتبر ہو -

اب صرف دو مطلب باقي رہگئے - اصل مبحث' اور مطلاحات علميہ کے متعلق جو چند سطور آپنے مضمون کے آخر ميں لکھے ہيں - سو انکي نسبت آيندہ نمبر ميں عرض کرونگا کہ يہ ايک مفيد اور نتيجہ خيز مبحث ہے اور اسکو اخر تک پہنچانا ضروري -

فہرست زر اعانۂ دفاع مسجد مقدس کانپور

تفصيل اُس رقم کي جو جناب ارمان صاحب بريلوي نے شاھجہانپور سے بھيجي تھي' اور جو گذشتہ نمبر ميں درج ہوچکي ہے -

	پائی	آنه	روپيه
جناب عبد الخالق صاحب	۰	۰	۵
جناب عبد الاحد ارمان صاحب	۰	۰	۵
جناب ايضاً از متعلقين خود	۰	۰	۲
ايضاً زکات وصدقة الفطر	۰	۰	۳
جناب سراج الدين صاحب	۰	۰	۴
جناب مولوي محمود حسن صاحب	۰	۸	۲
دختر صاحبه ايضاً	۰	۵	۲
صدقة الفطر جناب مولويصاحب موصوف	۰	۸	۰
جناب احمد يار خانصاحب	۰	۰	۳
جناب منشي سيد احمد صاحب	۰	۴	۲
جناب منشي عبد الستار صاحب	۰	۰	۲
جناب مولوي عبدالباري صاحب	۰	۰	۲
جناب سيد عابد حسين صاحب	۰	۰	۲
جناب مولوي رفيع الدين صاحب	۰	۰	۲
جناب ڈاکٹر نعيم الله خانصاحب	۰	۰	۲
جناب حافظ فداحسين خانصاحب	۰	۰	۱
جناب سيد حسين شاہ صاحب	۰	۰	۱
جناب حکيم ولايت حسين صاحب	۰	۰	۱
جناب منشي منظور احمد صاحب	۰	۰	۱
جناب منشي عبد الغالي صاحب (زکاۃ)	۰	۰	۱
جناب منشي عبد الماجد صاحب	۰	۰	۱
جناب منشي عبد الحميد خانصاحب	۰	۰	۱
جناب سيد رضا علي صاحب	۰	۰	۱
جناب نبي احمد خانصاحب	۰	۰	۱
جناب سيد عاشق علي صاحب	۰	۰	۱
جناب ڈاکٹر محمد حسن صاحب	۰	۰	۱
جناب عنايت حسن صاحب	۰	۰	۱

	پالی	آنه	روپيه
جناب ولي الله خانصاحب	۰	۰	۱
جناب شفقت حسن صاحب معنوي	۰	۰	۱
جناب شيخ امام بخش صاحب	۰	۰	۱
جناب بہاري صاحب	۰	۱۰	۰
جناب حافظ علي حسن صاحب	۰	۸	۰
جناب حبيب الله خانصاحب	۰	۸	۰
جناب برکت علي صاحب	۰	۸	۰
اہليہ منشي برکات احمد صاحب	۰	۸	۰
جناب والدہ صاحبہ عبد الاحد صاحب	۰	۸	۰
جناب اکرام الله صاحب	۰	۸	۰
معرفت جناب سعادت علي صاحب	۶	۸	۰
جناب وزير خانصاحب	۰	۸	۰
جناب بابو مجيد احمد خانصاحب	۰	۸	۰
جناب منشي حکمت ياز خانصاحب	۰	۸	۰
جناب سيد انور احمد صاحب	۰	۴	۰
جناب نياز احمد صاحب	۰	-	۰
جناب ننھے بيک صاحب	۰	۴	۰
جناب احمد بخش صاحب	۰	۴	۰
جناب عزيز صاحب	۰	۴	۰
امة الحبيب صاحب	۰	۴	۰
جناب والدہ عزيز صاحب	۰	۴	۰
جناب علي احمد خانصاحب	۰	۴	۰
جناب مسيح الله خانصاحب	۰	۴	۰
جناب محبوب خانصاحب	۰	۴	۰
جناب چاند خانصاحب	۰	۴	۰
جناب ڈاکٹر يعقوب خانصاحب	۰	۴	۰
مدرسہ نسواں - شاہ آباد	۹	۴	۰
جناب امجد علي صاحب	۰	۴	۰
جناب مولا بخش صاحب	۰	۴	۰
جناب مياں جان خانصاحب	۰	۴	۰
جناب ظہور احمد صاحب	۶	۳	۰
جناب سيد کرامت علي صاحب	۰	۳	۰
جناب سيد فضل امام صاحب	۰	۲	۰
جناب سيد بشارت علي صاحب	۰	۲	۰
جناب سيد شرافت علي صاحب	۰	۲	۰
جناب الا نجي ملا زمۂ عبد الاحد	۰	۲	۰
جناب منشي احمد حسن صاحب	۰	۲	۰
از فرزندان حافظ علي حسين صاحب	۰	۲	۰
جناب ہدايت شاہ صاحب	۰	۲	۰
جناب ممتياز خانصاحب	۰	۲	۰
جناب ہدايت الله صاحب	۰	۲	۰
جناب کريم الله صاحب	۰	۲	۰
جناب سدن صاحب	۰	۲	۰
جناب مظفر حسين صاحب	۰	۲	۰
جناب مولوي تراب علي صاحب	۰	۲	۰
جناب اکرام الله صاحب	۰	۲	۰
جناب انعام الله صاحب	۰	۲	۰
جناب اسد علي صاحب	۰	۲	۰
جناب حميد الله خانصاحب	۰	۲	۰
جناب بشير الدين صاحب	۰	۲	۰
جناب نبي بخش صاحب	۰	۲	۰
جناب منير خانصاحب	۰	۲	۰
جناب زمان خانصاحب	۰	۲	۰
جناب سعادت علي صاحب	۰	۲	۰
جناب نظير خانصاحب	۰	۲	۰
جناب مٹھو	۰	۲	۰
جناب حميد الله صاحب	۰	۲	۰
جناب اسمعيل بيگ صاحب	۰	۲	۰

باقي آيندہ

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG PBLG. HOUSE, 7/1 McLEOD STREET, CALCUTTA

یالیتنی مت قبل ھذا ، وکنت نسیاً منسیا !

مسجد کانپور کا ایوان عبادت ، حادثۂ خونین ۳ - اگست کے بعد -
آپکے سامنے صحن کا محراب ہے - اسکے دونوں جانب خون کے دھبے انکی سیاھی سے پہچانے جاسکتے ھیں -
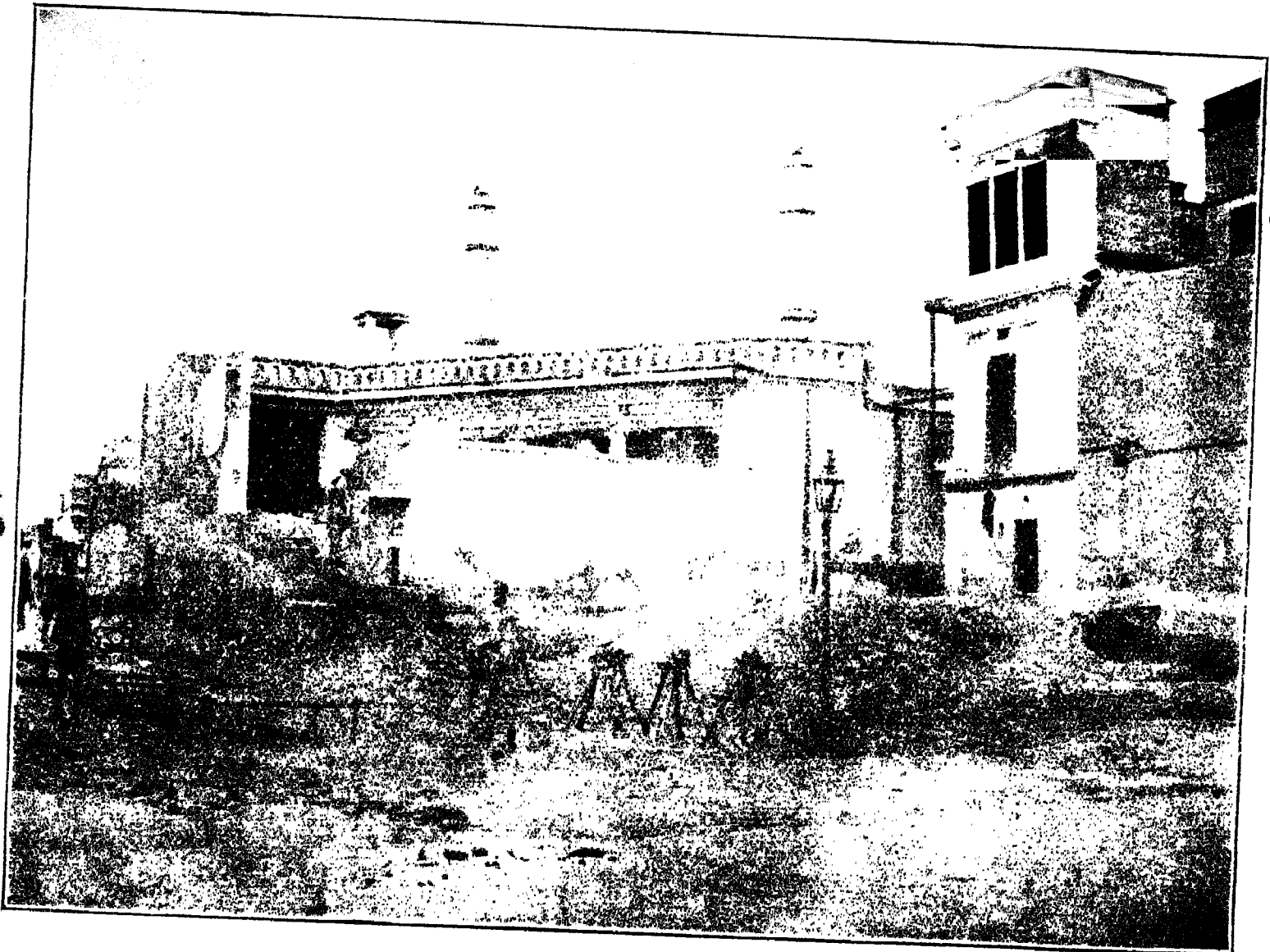
مسجد مقدس کانپور متنازعہ فیہ حصے کے انہدام کے بعد
بائیں جانب آپکے سامنے دیوار گری ھوئی اور صحن کھلا نظر آ رھا ہے -

بچپــن یه کہــہ رہا ہے کہ "ھــم بے قصــور ھین"!
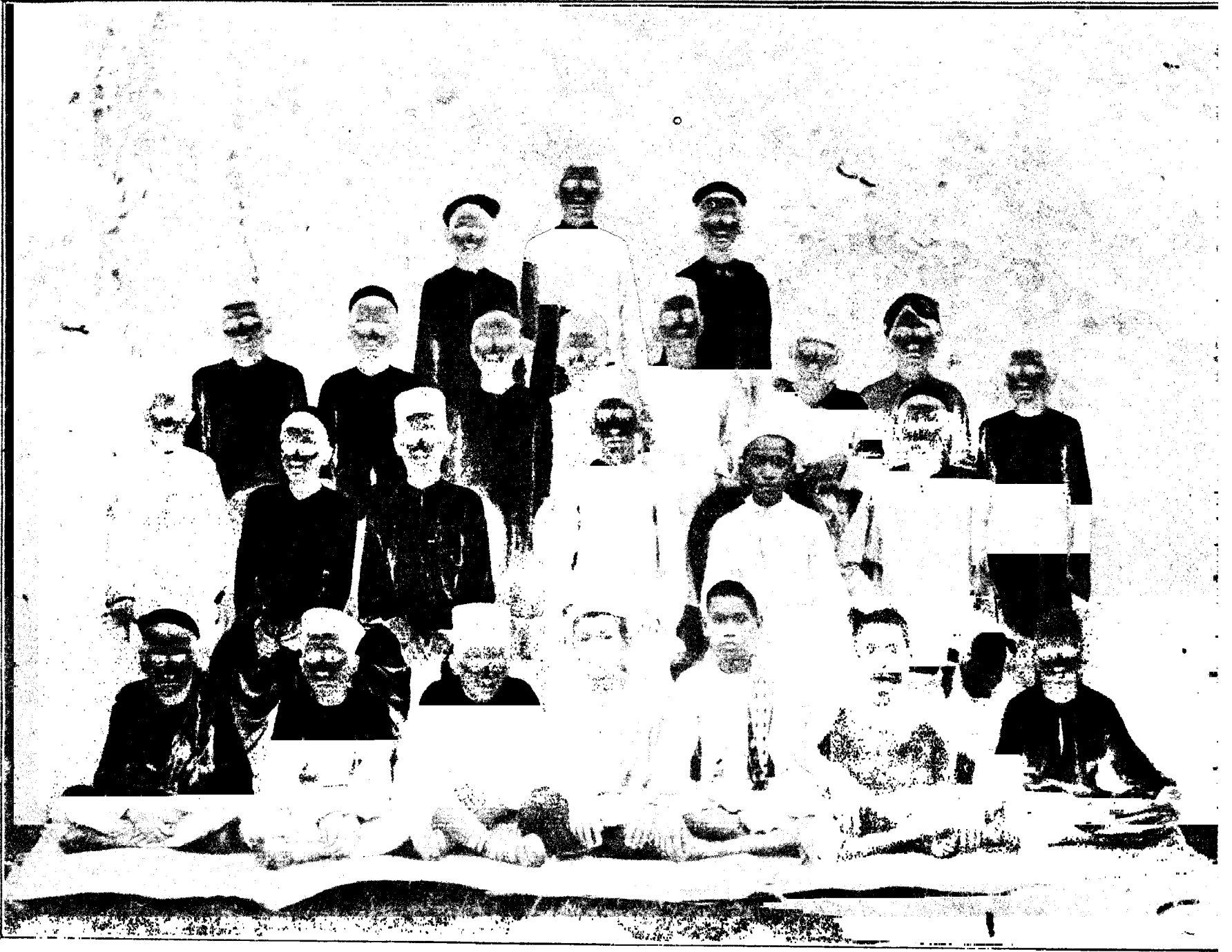
۳ - اگست کو جو ۴۰ - بچے گرفتاري کے بعد رہا کیے گئے -

مسجــد کانپــور اور اے - بي روڈ

اس تصویر میں مسجد اور مندر، دونوں دکھلائے گئے ھیں -